



تیرے عشق میں

زمر علی

NM Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 01

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

"یار جلدی جلدی ناشتہ کرو دیر ہو رہی ہے"

زل تنگ آ کہ امل سے بولی وہ آدھے گھنٹے سے سست رومی سے ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔۔ جیسے

اس وقت دنیا کا اہم ترین کام یہی تھا

"کرتور ہی ہوں اور کتنا جلدی کروں، ویسے بھی جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے"

امل سر جھٹک کہ بولی

"ہاں اور دیر کا کام امل بی بی کا ہوتا ہے"

کچن سے نکلتے ہوئے مریم بیگم امل کی بات سن کہ بولیں

تو امل زبان دانتوں تلے دبائی جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی

"امی دیکھیں یہ آج بھی کالج سے لیٹ کر وائے گی" زمل اسکو گھورتے ہوئے غصے سے بولی

"ہاں تو امی اسنے اٹھایا ہی دیر سے میں کیا کروں"

امل کندھے اچکا کہ بولتی سارا لمبہ زمل پہ ڈال گئی، جبکہ زمل نے ٹیبل پہ موجود پانی کا گلاس اس پہ انڈیل

دیا۔۔

"اممی"

امل چلائی

"زل کیا بد تمیزی ہے"

مریم بیگم غصے میں بولیں

"اب تم بیٹھو آج گھر پہ ہی مری رہو"

زل اس کو سنا کہ کمرے کی جانب بڑھ گئی، اور مریم بیگم اپنا سر تھامے وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔

امل اور زل ٹوئن تھیں، مگر نہ انکی شکلیں آپس میں ملتی تھیں۔، نہ ہی عادات و حرکات۔، دونوں ایک

دوسرے کا الٹ تھیں۔، اور ایک دوسرے کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی

تھیں۔، جو بات اکثر رشیدہ بیگم کہ سرکہ درد کا باعث بنتی تھی۔۔۔

اور ان دونوں سے بڑی فجر تھی، جو کہ ان دونوں سے ہی مختلف تھی، بہت کم گوا اور سنجیدہ مزاج کی تھی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

بلال احمد صاحب اور سویرا بیگم کی ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے، بیٹی صبا احمد اور بیٹے بڑے جواد احمد اور

چھوٹے آفندی احمد۔۔۔، دونوں بھائیوں کی بہت کم ہی آپس میں بنتی تھی۔۔ اکثر ہی کسی نہ کسی

بات پہ اختلافات رہتے تھے

جواد احمد کی شادی اپنی چچا زاد آمنہ سے ہوئی تھی۔۔۔،

جبکہ آفندی احمد نے اپنی پسند سے مریم سے کی تھی۔۔۔،

اور صبا کی شادی عدنان صاحب سے ہوئی۔۔۔

جواد اور آمنہ کہ دو بیٹے تھے۔ بڑا ہاشم، اور چھوٹا ضامن۔۔

آفندی اور مریم کی تین بیٹیاں تھیں۔ بڑی فجر اور پھر ٹوئن زمل اور امل۔۔،

اور صباء اور عدنان کا ایک بیٹا زویا رہتا۔۔۔

"اہل میں کہہ رہی ہوں مجھے میرا موبائل واپس دو"

زمل جس کہ موبائل پہ مسلسل ضامن کی کال آرہی تھی مگر امل اس کا موبائل لینے پورے کمرے میں

ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگ رہی تھی۔۔۔ اور زلزلہ موبائل لینے کی کوشش میں اس کہ پیچھے پیچھے

بھاگتے ہوئے مسلسل موبائل لینے کی کوشش میں تھی۔۔۔

"کیوں تمہارا مجنوں کچھ دیر انتظار کر لے گا تو کیا ہو جائیگا"

اہل شرارت سے ہنستے ہوئے بولی۔۔، اور بطور جواب زمل نے صوفیہ یہ موجود کشن اہل کو مارا۔۔۔

تو اہل نے ہنستے ہنستے موبائل اسے واپس تھمایا جو کہ بچ بچ کہ اب بند ہو چکا تھا

"لو کر لو بات اپنے 'ان' سے انکی روح بے چین ہو رہی ہوگی"

اہل شرارت سے اسے آنکھ مار کر بولی۔ ، تو بے ساختہ زل کہ گالوں پہ حیا کہ باعث سرخی بکھری جسے

چھپانے کے لیے وہ خود کو موبائل میں مصروف ظاہر کرتی ہوئی بولی

"جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جانا"

"ہاں ہاں بلبش کرلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آاااااااااا سوری"

اُمل کہتی ہوئی وہیں بیٹھنے لگی تو زمل نے سائیڈ ٹیبل پہ موجود واس اسے مارنے کہ لیے اٹھایا تو وہ چلا کہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔۔۔

"کہاں تھی"

زمل نے ضامن کو کال بیک کی تو پہلی بیل پہ ہی کال اٹھالی گئی

"اُمل نے لے لیا تھا موبائل"

"تمہاری اس بہن سے تنگ ہوں میں"

ضامن لہجے میں مصنوعی خفگی سموئے بولا

تو زمل ہنسنے لگی

"جانتے بوجھتے تنگ کرتی ہے آپ کو بس"

"ہم میں آفس سے نکل گیا ہوں بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں تو آپ نیچے لاؤنج میں موجود ملیں مجھے"

ضامن کارڈ رائیو کرتے ہوئے بولا

"نہیں آج میرا موڈ نہیں ہے"

زمل شرارت سے بولی تو ضامن نے موبائل کان سے ہٹا کہ ایک نظر گھورا جیسے موبائل نہیں زمل

ہو۔۔

"تم کیسے نہیں آؤ گی نیچے"

"میرا دل نہیں چاہ رہا"

وہ پھر اسے تنگ کرنے لگی تھی

"ٹھیک ہے اب خبردار جو نیچے آئی"
ضامن نے کہہ کہ کال کاٹ دی۔ جبکہ زمل ہنسنے لگی

ضامن گھر آیا تو زمل لاؤنج میں ہی فجر اور سویرا بیگم (دادو) کہ ساتھ موجود تھی۔۔ اسے دیکھ کہ مسکرائی
تو ضامن اسے نظر انداز کرتا۔۔ سلام کر کہ دادو کہ پاس ہی بیٹھ گیا
"آگیا میرا بچہ۔، جاؤ چلنج کر لو پھر کھانا کھا لو"
دادو اس کہ سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں
"نہیں دادو بس ایک کپ چائے بچو ادیں"
وہ مسلسل اسے نظر انداز کرتے ہوئے دادو سے بات کر رہا تھا
"اچھا جاؤ میں بھجواتی ہوں"
"جاؤ زمل اس کیلئے چائے بناؤ"
ضامن کہ جانے کہ بعد دادو نے زمل کو کہا۔۔، تو وہ جی کہہ کہ کچن کی جانب بڑھ گئی

"ضامن چائے"

وہ صوفے کی پشت سے سرٹکائے آنکھیں موندے۔ ٹیبل پہ پاؤں دراز کیے لیٹا تھا۔ جب زل کی آواز پہ آنکھیں کھول کہ دیکھا۔

"تھینکس یہاں رکھ دو"

وہ ابھی بھی اسے نظر انداز کر رہا تھا۔ اب کہ زل کو غصہ آنے لگا "کیا مسئلہ ہے"

وہ اس کہ برابر میں صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی "کچھ نہیں"

وہ ابھی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"مجھے دیکھ کیوں نہیں رہے"

"میرا دل نہیں کر رہا"

اسی کی بات اسی کو لوٹائی تھی۔۔۔

"ضامن۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی

"مجھے میرا نام پتہ ہے اتنا نہیں چنچو"

وہ ہنوز ویسا ہی تھا۔۔۔ اور زل کو شدت سے اسکا نہ یکھنا محسوس ہوا تھا۔۔

"مرو تم"

وہ روہانسی ہوتی بول کہ اٹھنے لگی تو ضامن نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کہ روکا۔۔

"بس اتنی برداشت ہے تم میں"

"بات نہیں کرو مجھ سے"

وہ نروٹھے پن سے بولی تو ضامن ہنسنے لگا

"ابھی دیکھ نہیں رہا تھا تو رونے والی ہوگی بات نہیں کرونگا تو تم تو فوت ہو جاو گی"

"ہا خوش فہمی جناب کی چائے پی کہ ریسٹ کرلو"

وہ سر جھٹک کہ بول کہ کمرے سے نکل گئی۔ جبکہ ضامن دروازے کی جانب دیکھتا ہوا مسکرا دیا جہاں

سے وہ گئی تھی۔۔۔۔۔

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 02

از قلم زمر علی

"میری چائے کہاں گئی"

زل نے ضامن کہ ساتھ اپنی چائے بھی بنائی تھی۔ اس کا ارادہ تھا بعد میں چائے پینے کا، مگر اب اسکی چائے والا کپ خالی پڑا تھا۔ اہل وہاں بیٹھی مزے سے ناول پڑھنے میں مگن تھی۔، جیھی زل اس سے پوچھنے لگی

"وہ ترکی گئی ہے جہان کہ پاس"

وہ کتاب میں ہی سر دیئے ہوئے بولی

"کیا۔۔، پاگل تو نہیں ہو گئی تم، ان ناولوں کا بھوت اپنے سر سے اتارو"
زل اس کہ سر پہ ہلکی سی چپت لگا کہ بولی

"کیا کہہ رہی ہو جاؤ کام کرو اپنا"۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلائی

www.urdu novelsmania.com

"چائے کہاں ہے میری اہل"۔۔۔۔۔ اب کہ وہ ذرا غصے سے بولی

"پتہ نہیں کہاں ہے ابھی تو یہیں تھی"

اہل حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتی کپ الٹا کہ دیکھنے لگی پھر بولی

"اس میں تو نہیں ہے، ایک کام کرو تم دوسری بنا لو"

"میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی، امل رو کو تم، اب رو بھاگ کہ کہیں جا رہی ہو" زمل اس کی طرف بڑھی تو، امل نے ناول ٹیبل پہ رکھ کہ دوڑ لگا دی۔۔

"آپی مجھے بچائیں۔، یہ ویپار بن چکی ہے، اور میرے خون کی پیاسی بھی" امل سامنے سے آتی فجر کہ پیچھے چھپ کہ بولی

"آپی اس سے پوچھیں اسنے میری چائے کیوں پی" زمل امل کو گھورتی ہوئی فجر سے بولی

"دیکھیں کیسے گھور رہی ہے مجھ بیچاری کو" امل نے معصومیت طاری کر کہ کہا، تو فجر نے اسے ڈپٹا۔۔

"چپ کرو تم، کیوں پی ہے اسکی چائے تم نے۔، خود نہیں بنا سکتی کیا۔، سارا دن بس تم موبائل یا ناول ہوتے ہیں، کبھی کچھ کر لیا کرو"۔۔ امل منہ بنا کہ رہ گئی

"تم بیٹھو زل میں بنا دیتی ہوں چائے"

فجر اسے منانے کی خاطر بولی

"نہیں پینی اب"۔۔ زل منہ بنا کہ لان کی جانب بڑھ گئی

جبکہ فجر نے دوبارہ نہیں کہا۔۔ سب جانتے تھے وہ بچپن سے انتہا درجے کی possessive تھی، کوئی اسکی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا، لینا تو دور کی بات تھی۔۔ وقتکہ ساتھ کم ہو گئی تھی، مگر تین چیزوں پہ وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔ اسکی ڈائری چائے اور ضامن۔۔۔۔۔

زل لان میں منہ بسورے بیٹھی ہوئی تھی۔۔ تبھی اس کہ برابر میں ہاشم آکہ بیٹھا تھا۔۔ وہ منہ اور پھیر گئی یہ اس سے بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔ ہاشم مسکرا دیا

وہ جانتا تھا اب وہ اس سے بھی ناراض ہوگی۔ بچپن سے ہی ایسا تھا۔ وہ جب بھی امل سے ناراض ہوتی تھی، ساتھ ہی ہاشم سے بھی ناراض ہو جاتی تھی۔

کیونکہ امل ہاشم کی لاڈلی تھی، اور وہ اسی کہ لاڈ میں سب کو تنگ کرتی تھی۔ اور ہاشم ہمیشہ اسے بچا لیتا تھا

"کیا ہو گیا گرٹیا کیوں ناراض ہے"

ہاشم پیار سے بولا

"آپ کی گرٹیا اندر ہے ہاشم بھائی"

وہ ابھی بھی منہ پھیرے ہوئے تھی

"پر میں تو تمہارے پاس آیا ہوں۔ کیا ہوا بتاؤ مجھے"

"کچھ نہیں ہوا"

"یار ضامن اسکو دیکھو ذرا کیا ہوا"

ہاشم شرارت سے بولا۔، تو زمل نے فوراً پلٹ کر دیکھا جیسے وہاں ضامن ہوگا۔، مگر وہاں کوئی نہیں

تھا۔۔۔

اسکے پلٹنے پہ ہاشم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"بہت برے ہیں آپ"

اب کی بار وہ مسکرا کر بولی تھی۔،

ہاشم جانتا تھا ضامن کہ نام پہ وہ ایسے ہی مسکرا دیا کرتی تھی۔، آنکھوں ایسے ہی چمک جاتی

تھیں۔۔۔، جیسے اب چمک رہی تھیں

ہاں دیکھو ذرا کتنی بے وفا ہو تم، میں منار ہا تھا وہ کچھ نہیں۔، ضامن کہ نام پہ کیسے مسکرائی

ہو۔۔۔ ہاشم مصنوعی خفگی سے بولا۔۔۔ زمل ہنسنے لگی تو وہ خود بھی ہنس دیا

اے دل دھیانی میں چلتی ہوئی آرہی تھی جیسی سمنے سے آتے زاویار سے ٹکرائی۔ اور زاویار بھی اپنے موبائل میں مگن تھا۔ اے دل کو دیکھ نہ سکا۔ اور ٹکرانے پہ موبائل ہاتھ سے پھسل کہ زمین پہ گر گیا۔۔۔ دونوں اس افتاد پہ بری طرح بوکھلائے تھے مگر جلد ہی سنبھل گئے

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" یہ تو مر گیا

اے افسوس ظاہر کرتے ہوئے بولی۔ زاویار کو بہت غصہ آیا وہ جان بوجھ کہ اس کو تنگ کرتی تھی۔ کوئی موقع نہیں جانے دیتی تھی

"تم اندھی ہو دیکھ کہ نہیں چل سکتی کیا"

وہ جھک کہ موبائل اٹھاتے ہوئے غصے سے بولا

"میں نے کیا کیا؟ اور چلو میں تو اندھی ہوں۔ تمہاری تو یہ دو بڑی بڑی زکوٹا جن جیسی آنکھیں ہیں نہ ہنہہ"

اے الٹا اسی کو سنا کہ چلی گئی

"بیٹا بتاؤں گا میں تمہیں، بدلہ لونگا"

وہ موبائل چیک کرتا ہوا بولا، شکر تھا کہ وہ سہی سلامت تھا۔۔۔

اے اور زل چھت پہ ٹینس کھیلنے میں مصروف تھی۔۔

تب وہاں زاویار اور ضامن بھی آپہنچے تھے

"تم لوگ کیا بچوں والے گیم کھیل رہے ہو"

زاویار بولا

"تو کیا بال کی جگہ تمہیں پاس کریں"

اے گھور کہ بولی۔۔۔ ضامن نے مسکراہٹ دبائی

"سوری ٹینس اتنا وزن برداشت نہیں کر سکتا"

اب کی بار زل بولی تھی اور وہ سب ہنس دیئے تھے

"ضامن بھائی آجاؤ آپ میری ٹیم میں"

اے نے کہا تو ضامن ہاتھ ہوا میں اٹھاتا ہوا بولا

"نہ بابا مجھے معاف کرو تم۔"

"ہاں ہاں سیدھا سیدھا بولیں نہ اس کی ٹیم میں رہیں گے"

وہ منہ بنا کہ بولی

"اور نہیں تو کیا۔۔ میں تو اسی کہ ساتھ ہوں گا نہ"

ضامن شہرارت سے زل کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔ ، وہ نظریں چرائی۔

"اور میں تو اسکا پارٹنر نہیں بنونگا۔ اللہ میری توبہ"

زاویہ رکانوں کو ہاتھ لگا کہ بولا

"بھاڑ میں جاؤ سارے"

اے پیرِ پُختی سِرِّ ہویوں کی جانب بڑھ گئی تو وہ سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 03

#از قلم زمر علی

خوشگوار موڈ میں زل کی تلاش میں نظر دوڑاتا ضامن لاؤنج میں داخل ہوا تو اسے سب کہ درمیان بیٹھا پا کر

وہیں چلا آیا

"مجھے معلوم تھا محفل یہیں جمی ملے گی"

مسکرا کر کہتا وہ انکی طرف بڑھتا تھا۔

"آج زاویہ آر آیا ہے، اسی خوشی میں محفل جمائی ہے"

ہاشم نے محل لگانے کی وجہ بتائی

"اچھا۔، کوئی مجھے بیٹھنے کی جگہ دے گا۔"

وہ سب فلورکشن پہ بڑے بے ترتیب سے بیٹھے تھے اسے جہاں جگہ چاہیے تھی وہاں فجر براجمان تھی۔۔

اس کی بات پہ ان سب کی ہنسی بڑی معنی خیزی سے بلند ہوئی تھی۔۔

ضبط کرنے کے باوجود اس بار خود زل کہ لبوں پہ بھی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔ جسے ہونٹ کا نچلا کونا دبا کر چھپاتے ہوئے اسنے ضامن کی جانب دیکھا۔، نظر سے نظر ملی تو وہ خود بہ خود ایک طرف سمٹتے ہوئے ضامن کے لیے جگہ بنا گئی۔۔، اس کی اس حرکت پہ انہیں کھانسی کا شدید دورا پڑا، جسے مکمل نظر انداز کرتا وہ سکون سے مسکراتا ہوا اس کہ برابر میں آن بیٹھا،

زل کچھ اور سمٹ گئی جسے محسوس کرتا ضامن کچھ اور پھیل کر بیٹھتا، اسکا ہاتھ ٹچ کرتا ہوا شرارت سے بولا

"اب میں ریلیکس فیل کر رہا ہوں"

"بہت تیز جا رہے ہو بیٹا مت بھولو کہ ہم بھی یہاں ہیں"

ہاشم نے اس کی چوری کو صاف پکڑا تھا، جس پہ ضامن ہنسنے لگا

"ہاں بھی زاویار تم سناؤ پھسھو کیسی ہیں"

ضامن کو زاویار کی جانب متوجہ دیکھ کہ ان سب نے اپنی کی جانب توجہ کی۔،
جیسے ہی زل نے اپنے کپ سے چائے کا سپ لیا، ضامن نے ہاتھ بڑھا کر بہت نرمی سے اس کے ہاتھ
سے کپ لیا اور چائے پینے لگا۔،
ضامن کی اس حرکت پر وہ سٹپا کہ سب کی طرف دیکھتی ہوئی، معافی نے دیکھ نہ لیا ہو، بری طرح
بلش کرتے ہوئے جھنجھلائی تھی

"بہت چچھوڑے ہو تم ضامن"

جواب میں ضامن نے دائیں آنکھ دبا کر شرارت سے اسے چھیڑا تھا۔، مگر وہ مزید چڑھ گئی تھی

ناک سکیڑے زل اس سے ذرا سے فاصلے پہ ہوئی تو ضامن فاصلہ کم کر کہ دوبارہ اس کے قریب ہوا
"اونہ" زل برا سا منہ بناتی اٹھ کہ وہاں سے جانے لگی تھی جب ضامن نے اس کا ہاتھ تھام کر جانے سے
روکا تھا

"اچھا سوری بیٹھ جاؤ"

اور زل سعادت مندی کا مظاہرہ کرتی واپس بیٹھ گئی

"جی اماں جی آپ نے بلایا"

مریم سویرا بیگم کہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔، جہاں آمنہ پہلے سے ہی موجود تھیں

"ہاں آؤ چھوٹی بو بیٹھو ہمارے پاس"

"جی کیئے" وہ بیٹھتے ہوئے بولیں

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہاشم اور فجر کی شادی کر دیتے ہیں"

وہ سیدھے مدھے پہ آئی تھیں، مریم نے ایک نظر آمنہ کو دیکھ کہ کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ایک بار بچوں سے۔۔۔۔۔"

"میں نے فیصلہ سنا دیا ہے اس گھر میں وہی ہوتا ہے اور وہی ہوگا جو میں چاہتی ہوں۔، اس لیے اب

شادی کی تیاریاں کرو"

سویرا بیگم مریم کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بولیں

"جی بہتر"

"تم بے فکر ہو جاؤ فجر میری بھی بیٹی ہے"

آمنہ مریم کہ ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ بولیں۔ ، تو مریم سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیں۔۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں تو دروازے کی سائیڈ پہ زل کو کھڑے پایا۔۔ جو حیران ہوتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کچن میں نگلے فرامی کر رہی تھی اور مریم یگم سبزیاں کاٹ رہی تھیں۔ ، جب ملازمہ نے آکہ بتایا کہ انہیں سویرا بیگم نے بلایا ہے

زل تو تجسس کہ مارے وہاں بات سننے لگی تھی، کیونکہ ایسے بند کمرے میں میڈنگ بہت کم ہی ہوتی تھی۔ ، اور انکی باتیں سن کہ تو زل پہ حیرت کہ پہاڑ ٹوٹ گئے تھے۔۔۔

.....
 "یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی ایسا نہیں ہو سکتا"
 ہاشم فجر سے شادی کا سنتے ہی بھڑک گیا تھا
 "کیوں کیا مسئلہ ہے"

جواد صاحب بولے تھے

"ابو پلیز آپ تو مجھے سمجھیں"

"وہ بے بسی سے بولا

"بیٹا وہ اتنی پیاری بچی ہے تم اس کہ ساتھ خوش رہو گے"

انہوں نے ہاشم کو سمجھانا چاہا

"امی میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں"

اس نے سر جھکا کہ کہا، جبکہ آمنہ بیگم نے بیٹھ کہ اپنا سر تھام لیا۔۔

"جو اماں جی نے کہا ہے وہی ہوگا، اور محبت نکاح کہ بعد بھی ہو جاتی ہے، اس کہ آگے میں کچھ نہیں

سنو نگا اور یہ بات اس کمرے کی چار دیواری سے باہر نہیں جانی چاہیے"

جو اد احمد فیصلہ سنا کہ چلے گئے تھے، اور اس گھر کہ مکینوں پہ فرض تھا جو فیصلہ ایک بار سنا دیا جاتا تھا اسے

کسی کی موت بھی تبدیل نہیں کر سکے گی۔۔۔۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ہاشم بھائی"

ہاشم لان میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب وہاں زمل آئی تھی، اسے سوچوں میں گم دیکھ کہ بولی، تو ہاشم

www.urdu novelsmania.com

نے چونک کہ سر اٹھایا

"ٹک۔۔ کون۔۔۔ وہ انجان بنا

"جس سے آپ محبت کرتے ہیں"

وہ صاف گوی سے بولی تو ہاشم نے سر جھکا دیا

"پتہ نہیں، مگر اس سے زیادہ خوبصورت اور گوی نہیں لگتا"

زمل مسکرائی

"اب کیا کریں گے آپ"

"پتہ نہیں۔، دادو کہ سامنے کچھ نہیں بول سکتا"

وہ بے بس دکھائی دیتا تھا

"ایک چپ کی خاطر تین زندگیاں برباد ہو جائیں گی ہاشم بھائی، اور اس کہ بعد جانے کتنی ہونگی"

وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ لگتی تھی

"میں اسے چھوڑ بھی دوں زل، میں محبت سے منہ موڑ لوں لیکن۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چپ ہو گیا تھا

"لیکن۔۔؟"

زل نے پوچھا

"بات صرف محبت کی نہیں ہے، میں اسکا ذہنی عادی ہو گیا ہوں اور یہ محبت ہو جانے سے زیادہ

خطرناک ہے"

زل چپ رہی وہ اس وقت خود مشکل میں تھی۔، وہ سب کچھ جانتی تھی۔، فجر کہ دل میں ہاشم کہ لیے

پسندیدگی گو کہ فجر نے کبھی اقرار نہیں کیا تھا مگر وہ بہن تھی جانتی تھی سب کچھ، زل شروع سے جانتی

تھی ہاشم کسی اور کو چاہتا ہے، اسنے ایک دفعہ اسے کال پہ بات کرتے سن لیا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے وہ کبھی میری نہیں ہو سکتی۔، یہ بھی جانتا ہوں اسکے ہوتے ہوئے بھی میں نے کسی اور

سے منسوب ہو جانا ہے وہ کبھی کسی صورت مجھے نہیں مل سکتی، مگر تم وعدہ کرو یہ بات کسی کو نہیں

بتاؤ گی، جو ہو رہا ہے جیسے ہو رہا ہے ہونے دو۔۔ سب وقت پہ چھوڑ دو"

ہاشم نے زل کی جانب دیکھ کر کہا تو وہ بس سر ہلا گئی
 وہ ہلکا سا مسکرا کر اندر کی جانب بڑھ گیا
 "جو روتے ہوئے مسکرایا ہے
 اسنے کچھ تو چھپایا ہے"

الگے دن صبح خبر سنتے ہی امل نے گھر میں شور ڈالا ہوا تھا سب بہت خوش تھے۔۔

"آپی میں آجاؤں"

زل نے اجازت چاہی

"ہاں زل آجاؤ"

فجر اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی

"آپ خوش ہیں، ہاشم بھائی سے رشتہ پہ"

"ہاں میں خوش ہوں، بہت زیادہ، میں خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی ہوں مجھے ایسا لگ رہا ہے

مجھے ساری کائنات ملنے والی ہے، میں اتنی خوش ہوں زل کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی"

فجر خوشی سے اس کہ گلے لگتے ہوئے بولی تو زل آنکھیں نم ہو گئیں

"اللہ آپکو خوش رکھے"۔۔۔ وہ خود کو کمپوز کر کے بولی

"آمین"۔۔۔ فجر مسکرائی

"کہاں ہو یا رتم"

زل کمرے میں آئی تو وہاں ضامن کو موجود پایا۔، وہ چونکی

"یہیں ہوں"

"لگ تو نہیں رہا"

وہ چلتا ہوا اس تک آیا

"کیا ہوا کوئی کام تھا"

زل نے پوچھا

"تم کل شام سے مجھے اگنور کر رہی ہو زل"

وہ خفا ہوا

"نہیں ضامن ایسا کچھ۔۔۔۔۔"

"ایسا ہی ہے، کل رات تمہیں کتنی کالز کیں تم نے نہیں اٹھائی، صبح سے اپنی شکل نہیں دکھائی تم نے

یہ کیا ہے"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

"ضامن میں کمرے میں نہیں تھی"

"کہاں تھی"

"باہر لان میں ہاشم بھائی کے ساتھ"

"کیا بات کر رہی تھی"

وہ دونوں ہتھ پینٹ کی جیموں میں ڈالے ہوئے بولا

وہ چپ ہو گئی

"بولو زمل"

وہ ویسے ہی بولا سنجیدگی، آنکھوں میں ناراضگی لیے

"سوری"

وہ اپنے کان پکڑ کر بولی

"میں پوری توجہ چاہتا ہوں زمل۔ ہر منظر میں، ہر رشتے میں اور جہاں مجھے لگے کہ مجھ سے زیادہ بھی کوئی اہم ہے، میں وہاں سے ہٹ جاتا ہوں، ایسا نہیں ہے کہ میں خود پرست ہوں، ہاں لیکن جہاں مجھے جتنا پیار ملے وہاں ذرا سی بھی کمی برداشت نہیں کر پاتا میں"

وہ اس کہ ہاتھ کانوں سے ہٹاتا ہوا بولا، اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 04

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

"تم کالج نہیں گئی"

ضامن پورچ میں آیا، وہاں زل کو اسکی

گاڑی کہ ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہوا پایا۔

صبح صبح اسے دیکھ کہ ضامن کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ ناراضگی پل میں ہوا ہوئی تھی۔ سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ہونٹ خود بہ خود مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"ہاں وہ کیا ہے نہ، میرا بوائے فرینڈ ناراض ہے مجھ سے"

وہ رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔ اس کہ انداز پر وہ مسکرایا

"تو ایسے کام ہی کیوں کرتی ہو، کہ وہ ناراض ہو"

ضامن اس کہ بال کھیچتا ہوا بولا

"تم اپنے بال بڑھا لو نہ پھر کھینچتے رہنا انہیں"

زل اپنے بال درست کرتے ہوئے بولی

"استغفر اللہ"۔۔ ضامن ہنسا

"ہاں تو، میرے بالوں کہ پیچھے پڑے رہا کرو"

"ویسے، تم شاید مجھے منانے آئی تھی"

ضامن ایک ہاتھ اس کی سائیڈ پہ گاڑی پہ رکھتے ہوئے بولا

"ہاں، لیکن لگ رہا ہے اب ضرورت نہیں ہے"

زل سر ہلاتے ہوئے بولی

"کیوں نہیں ہے، میں اب بھی ناراض ہوں"

وہ گردن اکڑا کہ مصنوعی خفگی ظاہر کرتے ہوئے بولا۔، تو زل ہنسنے لگی

"ہاں میں آئی تو تمہیں منانے ہی تھی، مگر خفا خفا سے بہت اچھے لگ رہے ہو"

وہ شرارت چھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔، آنکھیں ہنوز شرارت لیے ہوئے تھیں۔، اس کی

شرارت سمجھتا وہ اس کہ قریب ہوا۔۔

"سوچ لو"

"ویسے تم اتنا تیار ہو کہ جاتے ہو"

وہ وہاں سے ہٹتے ہوئے بولی۔ ، تو ضامن اسکے بات اور جگہ بدلنے پہ مسکرا دیا
"ہاں کیوں"

"کس کی شادی ہے جو اتنی تیاری"

زل اس کی تیاری دیکھتے ہوئے بولی۔ ،

چمکتے ہوئے بلیک شوز کہ ساتھ ہی اسنے، بلیک پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ ، کنٹراسٹ میں ریڈ
ٹائی، ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے ہوئے تھا۔ ،

بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔ ، سنہری آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پہ مبہم سی
مسکراہٹ لیے وہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔ ۔

زل نے فورانگا ہیں اس پہ سے ہٹائیں

، اسے ڈرہوا کہیں اسی کی نظر نہ لگ جائے

وہ قدم قدم چلتی اس تک آئی، پھر ذرا اسی اونچی ہو کہ اپنے ہاتھ اس کی جانب بڑھائے۔ ، ضامن نہ
سمجھی میں اسے دیکھنے لگا، دونوں ہاتھوں سے اس کہ بال بگاڑتے ہوئے بولی

"بھوت لگ رہے ہو"۔۔۔۔۔ اور اندر کی جانب دوڑ لگا دی

"اس کا بدلہ لونگا میں"

وہ بال ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔ ، پھر اس کی حرکت پہ خود ہی ہنس دیا

"یار ایک کپ چائے میرے لیے بھی"

زل چائے بنا رہی تھی، تب امل کچن میں پانی پینے آئی تھی، اسے چائے بناتا دیکھ کہ شرارت سے بولی

تو زل نے اسے گھورا

"ویسے بہت ہی مزا آیا تھا مجھے، کتنا رو مینٹک تھا سب

کچھ، تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے، اور میں اور جہان سکندر"

وہ دونوں ہاتھ باہم ملائے مزے سے اپنی دنیا میں لگن بولے جا رہی تھی، جب زل نے تپ کہ ایک

گلاس ٹھنڈا پانی اس پہ انڈیل دیا۔، تو وہ ہڑبڑا گئی

"دنیا میں واپس آ جاؤ"

"تم بس جلتی رہا کرو مجھ سے، رکو تم ذرا"

امل پوری بوتل لے کہ اس کے پیچھے بھاگی، تو زل بھی کچن سے باہر بھاگی۔۔۔

"بابا اس پاگل سے بچائیں مجھے"

سامنے سے آتے آفندی صاحب کے پیچھے چھپ کہ بولی

تو وہ ہنسنے لگے

"کیا ہوا بھی، اور آپ کیوں یہ بھگی بطخ بنی ہوئی ہیں"

وہ امل کو دیکھ کہ بولے۔، تو وہ غش کھا کہ رہ گئی

"بابا۔۔۔ یہ غلط بات ہے، اور یہ اسنے پانی ڈالا مجھ پہ"
وہ زل کو گھور کر بولی

"بابا یہ دور کہیں ترکی کہ خوابوں میں تھی، میں نے صرف جگایا ہے اسے"
"ترکی کہ کیوں"۔۔۔۔۔ اہل گرڈ بڑا گئی

"بابا آجکل اسکا ترکی جانے کا دل چاہ رہا ہے اسلیئے"
"اچھا بھی آپ دونوں لڑیئے ہم آتے ہیں ابھی"
وہ کہہ کہ چلے گئے

"کیہنی عورت مجھے مروانا ہے کیا تم نے"

www.urdu novelsmania.com

اہل اس کہ بازو پہ مار کہ بولی

"دعائیں دو مجھے، اس کڑے وقت میں تمہاری جہان سے محبت کا آخری سہارا ہوں میں"
زل سر جھٹک کہ بولی

"دفعہ ہو پرے"

امل نے منہ بنایا

"زل جاکہ دیکھو تو نیچے شادی کی تاریخ طے ہو رہی ہے"

فجر نے آکہ زل سے کہا۔۔، وہ چونکی

"اتنی جلدی"

"ہاں کیوں کوئی مسئلہ ہے"

فجر یکدم پریشان ہوئی

"نن۔۔ نہیں آپی امل ہے نیچے وہ سن لے گی"

"ٹھیک ہے"

فجر خاموشی سے باہر نکل گئی، جبکہ زل سر تھام کر رہ گئی، وہ پریشان تھی، آنے والے وقت سے

خوفزدہ،

اسے ڈر تھا اگر شادی ہو جاتی تو ہاشم بخوشی اس شادی کو نہیں نبھائے گا، وہ اسکی ضدی اور اکھڑ طبیعت

سے واقف تھی۔۔،

ایسے میں فجر کا کیا ہوگا، وہ کیا کریگی، ان کہ رشتے سے اور کتنے رشتوں پہ اثر ہوگا، اور خدا نخواستہ کچھ غلط

ہو گیا تو، کہیں زل اور ضامن کا رشتہ۔۔۔۔۔ "نہیں نہیں مجھے ایسا کچھ سوچنا ہی نہیں"

وہ سوچوں سے منکلی، مگر اسے ایک ڈر لاحق ہو گیا تھا۔۔۔

"اوائے ہوئے پچیس دن بعد کی ڈیٹ فکس ہوئی ہے"

امل خوشی سے چلائی تو سب ہنس دیئے

زل نے ایک نظر ہاشم کو دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا، مگر وہ چاہ کہ بھی مسکرا نہ سکی

"جاؤ زل کچن سے مٹھائی لے آؤ"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ جی کہہ کر اٹھ گئی

"ہاں چلو، میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں"

زاویار بھی اس کہ ساتھ کھڑا ہوا

"اس کہ ہاتھ سلامت ہیں، اور مٹھائی کوئی بھاری نہیں ہے"

ضامن اچانک ہی بول پڑا، بڑے جوابی باتوں میں لگن تھے اس کی بات سن کہ لاؤنج میں یکدم خاموشی چھا گئی تھی۔

زل گر بڑا کہ کچن کی جانب چل دی۔۔

جبکہ زاویار ضامن کو زبان چڑاتا زل کہ پیچھے گیا

اور ضامن نے ضبط سے مٹھیاں بھیج لیں

"کیا ہو گیا ایس دیکھ رہے سب"

وہ سب کہ دیکھنے پہ بولا

"چل تو میرے ساتھ چل"

ہاشم نے اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا

جاتے جاتے ایک قبر برساتی نظروہ کچن پہ ڈالنا نہ بھولا تھا، اور اسکی حرکت پہ فجر اور امل نے بمشکل قہقہہ ضبط کیا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے زمل"

زاویار کچن میں آتے ہوئے بولا

"یہ تو تم بتاؤ کیوں تنگ کرتے ہو اسے"

زمل نے گھور کر کہا تو وہ ہنس کہ کہنے لگا

"قسم سے یا اس کہ ایکسپریشن انجوائے کرنے والے تھے، تم بھاگ کہ پہلے ہی آگئی"

"سدھر جاؤ تم، چلو اب"

زمل بھی ہس پڑی تھی

"وہ جیلس کیوں ہوتا ہے اتنا"

وہ دونوں ہنستے ہوئے کچن سے باہر نکلے، یہ دیکھ کہ صنامن کہ تن بدن میں آگ لگ گئی، جسے زاویار خوب

انجوائے کر رہا تھا

"چلو میں سب کو خود کھلاتا ہوں"

زاویار نے زمل کہ ہاتھوں سے مٹھائی لیتے ہوئے شرارت سے ایک آنکھ دبائی۔، تو زمل نے اسے گھورا

"تم بیٹھواتنی بھاری مٹھائی لے کہ آئے ہو تھک گئے ہو گے"

ضامن نے دانت پیستے ہوئے اس کہ ہاتھوں سے مٹھائی لیتے ہوئے کہا، اور سب کو کھلانی شروع کی
 اب وہ زل کی طرف آیا تو زوا یا ر پھر بول پڑا
 "وہ میٹھا نہیں کھاتی"
 "اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو منہ بند رکھو بلکل"
 وہ اسے گھور کر بولا

"منہ کھولو" پھر زل کو نرمی سے مخاطب کیا،
 مگر اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر زل نے جلدی سے مٹھائی کھالی تھی جبکہ امل اور ہاشم نے
 بے ساختہ قہقہہ لگایا۔۔۔

urdu
 novels mania
 www.urdu novels mania.com

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 05

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

"ضامن وہ صرف مذاق کر رہا تھا"
 زل مسلسل ہنس رہی تھی، جس پہ ضامن مزید تپ رہا تھا

"تم ہنس لو نہیں نہیں ہنس لو"
وہ اس کہ کہنے پہ چپ ہو گئی تو وہ غصے سے بولا

"ضامن صرف مذاق تھا یار"
وہ ایک گھنٹے سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی، مگر اسکی باتوں پہ ہنس جاتی تھی، جس پہ ضامن
مزید خفا ہو جاتا تھا

"تو میں نے کچھ کہا ہے کیا"
وہی انداز ہنوز قائم تھا



"یار وہ بیچارا تو۔۔۔۔۔"
"خبردار جو اس کو بیچارا کہا، کمینہ"
ضامن نے دانت پیسے، زل نے ہنسی ضبط کی

"ٹھیک ہے جب موڈ صحیح ہو جائے آ جانا باہر"
"بیٹھی رہو چپ کر کہ کہیں نہیں جا رہی تم"
وہ اسے گھورتے ہوا بولا

"یہ صحیح ہے ویسے"

زل کو ناچار وہیں بیٹھنا پڑا، اب وہ اسے ناراض بھی نہیں کر سکتی تھی، پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ضامن، ایک بات پوچھوں"

"ہوں۔۔ بولو"

وہ فائل میں مصروف تھا، فائل سائیڈ پر رکھ کہ بولا

"اگر کبھی ایسا ہوا، کہ۔۔۔ وہ چپ ہوئی

"کہ۔۔؟" ضامن نے پوچھا

"کہ سب کچھ خراب ہو گیا، مطلب سب کی آپس میں"

وہ چپ ہو گئی، وہ نہیں کہہ سکی کہ تمہارے بھائی اور میری بہن کہ رشتے سے ہمارا رشتہ کتنا اثر انداز

ہوگا، مگر وہ ضامن تھا، ضامن جو داد احمد جو اسے جاننے کہ دعوے کرتا تھا، جس کو اسکی سوچ تک رسائی

تھی۔، تو وہ کیسے نہ جانتا کہ وہ کیا خدشہ لیے بیٹھی ہوئی ہے

"ہم کبھی الگ نہیں ہونگے، میں ہونے ہی نہیں دونگا"

وہ یقین سے بولا تو زل نے مہز مسکرانے پہ اکتفا کیا

"میں جانتا ہوں تمہیں ہر پریشانی یا مسئلے میں میرا میں ہوں نا' سننے کی ایسی عادت پڑی ہے کہ جب تک میرے سامنے من کا غبار نہ نکال لو، زندہ محسوس نہیں کر پاتی

سب کہ لیے مغرور سی لڑکی درحقیقت کس قدر کمزور ہے یہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا"

وہ اس کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا

"یہ بے عزتی تھی کہ تعریف"

زل نے ناک چڑھا کہ کہا، تو وہ ہسنے لگا

"کچھ بھی سمجھ لو"

تبھی دروازہ ناک کر کہ امل اندر آئی

"اگر رومانس ہو گیا ہو تو چل کہ کھانا کھالیں"

"زل تم نے مجھے دھوکہ دیا، افسوس بے وفا لڑکی"

امل کہ پیچھے سے زاویار بھی نمودار ہوتے ہوئے بولا

"تو رک تیری محبت کہ چاہ میں پورے کرتا ہوں"

ضامن اس تک پہنچتا مگر اس سے پہلے زاویار نے دوڑ لگا دی تھی۔۔۔

"آپ نے نکاح کا ڈریس لینے جانے سے انکار کیوں کر دیا"
ہاشم لیٹا ہوا اپنی سوچوں میں لگن تھا، جب زمل وہاں آئی تھی۔۔، ضامن بھی وہیں موجود تھا

"کیوں کہ میرا دل نہیں چاہا"
ہاشم بھائی آپکا نکاح ہو رہا ہے۔، یہ عید کا سوٹ لینے جانے کی بات نہیں ہو رہی"
زمل نے اسے سمجھانا چاہا
"کی فرق پڑتا ہے جب میرے لیے یہ سب معنی ہی نہیں رکھتا"
"ایک منٹ۔۔۔ کوئی مجھے بتائے گا کہ کیا ہو رہا ہے"
ضامن نے سوال کیا

"پوچھو انہی سے، بلکہ سمجھاؤ انہیں یہ رشتہ بخوش نبھائیں گے تو ہی یہ شادی ہوگی، ورنہ ابھی بھی کچھ
نہیں بگڑا، بعد کہ رونے سے بہتر ہے کہ ابھی رولیا جائے"
زمل غصے میں سب کہہ کہ چلی گئی
"بھائی یہ سب کیا ہو رہا ہے"

ضامن نے پوچھا۔ ، تو ہاشم لفظ بہ لفظ اسے سب بتانے لگ

اور ضامن حیران پریشان ساسب سنتا رہا۔۔

"اور آپ اب شادی کر رہے ہیں"

"تو میں کیا کروں ضامن"۔۔۔۔۔ وہ بے بس تھا

"دادو سے بات کریں یار"

"تم جانتے ہو وہ نہیں مانیں گی"

"تو پھر۔۔؟"

پھر یہ کہ کوئی چوائس نہیں ہے"

ہاشم سرنفی میں ہلانے لگا

"چوائس ہے بھائی، ابھی آپ کہ پاس چوائس ہے، مگر بعد میں نہیں ہوگی، بزدلوں کی طرح فیصلہ نہ کیجئے

گا، ابھی بھی وقت ہے"

وہ اسے سوچنے کہ لیے چھوڑ کہ باہر نکل آیا

ضامن باہر لان میں آیا، تو زمل کو ان سب کہ بیچ میں بیٹھا ہوا پایا۔۔ وہ ڈائریکٹ اس کا ہاتھ پکڑ کہ وہاں

سے لے آیا اور زوا یار زور زور سے سیٹی بجانے لگا

"تم تو منہ بند کرو اپنا"

اے نے اس کہ بازو پہ دھپ رسید کی۔، اور بس پھر اے اور زوایا بن گئے ٹام اینڈ

جمیری

"میں نے بھائی کو سمجھایا ہے"

ضامن نے بات شروع کی

"میں انہیں ہزار دفعہ سمجھا چکی ہوں"

زمل نے جواب دیا

"یار زمل تم جانتی تو ہوان کیلئے یہ سب کتنا مشکل ہے ابھی، اچانک اتنا بڑا چیلنج۔۔۔۔"

"ضامن ابھی ان کیلئے مشکل ہے، بعد میں سب کیلئے مشکل ہو جائے گا"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"میں جانتا ہوں، مگر تم بھی سمجھو انہیں کچھ اسپیس دو، تم بھی جانتی ہو مجھے یہ سب تمہیں سمجھانے کی

ضرورت نہیں ہے کہ دل ہر جگہ نہیں لٹکا، لاڈ ہر کسی سے نہیں اٹھوائے جاتے، مان ہر کسی پہ نہیں

ہوتا، ہر کسی کیلئے ہم کھلی کتاب نہیں ہوتے، ہر کسی کی آنکھوں سے پڑھے جانے کی خواہش نہیں ہوتی، کبھی کسی ہجوم پہ نگاہ نہیں رکتی، نظر کسی ایک پہ ہی ٹپکتی ہے، دل کوئی نامعلوم جزیرہ نہیں جو ہر کشتی کو پناہ دینا چاہتا ہے۔، سمجھ رہی ہوں نہ"

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا

"ہاں۔، تمہیں تو فلا سفر ہونا چاہیے تھا"

وہ شرارت سے بول کہ ہنسنے لگی، ضامن بھی سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنس دیا



#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 06

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

"کیا یار آپ کی ڈریس لینے نہیں جا رہی ہیں"

امل کب سے فجر کو منار ہی تھی، مگر اسکی نہ ہاں میں نہ بدلی، ہاشم کی بے دلی دیکھ کہ اسکا بھی جی۔ اچاٹ ہو گیا تھا

"مجھے تنگ نہیں کرو امل"

"کیا ہو گیا بھی، آپ ہی کی شادی ہے یا، تھوڑا سیریس لے لو شادی کو۔، شادی ہے یہ کالج کی فیسر
ویل پارٹی نہیں ہے یا رخدا کو مانو"

"امل تم چلو میں انکو لے کہ آتی ہوں"

زل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"جلدی آنا، میں ہاشم بھائی کو تیار کرواتی ہوں"

امل اس کہ کان میں سرگوشی کر کہ جلدی سے باہر بھاگی

"کیا ہوا ہے آپنی"

زل اسکا ہاتھ تھام کہ پوچھنے لگی

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی زمل"

"کیوں"۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوئی

"میں ابھی رو سکتی ہوں، لیکن ساری زندگی نہیں رو سکتی"

"نہیں آپنی وہ ہاشم بھائی۔۔۔۔۔"

"بس کردوزل مجھے سب معلوم ہے، میں ہاشم اور ضامن کہ درمیان ہونے والی گفتگو سن چکی ہوں"

فجر کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔، زل نے سر جھکا لیا، فجر نے کہنا شروع کیا

"پتا ہے ہم خود کو اذیت میں خود ہی ڈالتے ہیں، کسی ایسے انسان کہ سامنے اپنے جذبات ضائع کر کہ جو

ان لفظوں کو سمجھے گا ہی نہیں، اس پہ محبت یا محبتوں بھرے جملے ضائع کر کہ واپسی کی توقع رکھتے ہیں، اور

پھر روتے ہیں کہ اسنے ہمیں رلایا۔۔ ارے نہیں۔۔! ہماری توقعات ہماری تکلیف کی وجہ بنتی تھی، میں نے خود کو سمجھایا ہے اپنی خوشی کو خود میں ڈھونڈنا ہے دوسروں میں نہیں"

فجر کہتے ہوئے رو پڑی تھی، زل نے فوراً اسے گلے سے لگایا

"مگر آپ کسی کو محبت کرنے کیلئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ محبت بھرے جملے نچھاور کر رہے ہیں تو یہ آپ کی محبت ہے۔ اگر وہ اچھا جواب نہیں دے رہا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ قابل ہی نہیں ہے۔۔۔ پھر لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اس نے تکلیف دی۔ حالانکہ محبت کرنا یا نہ کرنا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہ دل کے رشتے ہیں"۔۔۔

"یہ بہت مشکل ہے زل، کیا تم میرا ساتھ دو گی"

فجر اس کے گلے سے لگی پوچھنے لگی

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ آپ، میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں"

زل نے اسے یقین دہانی کروائی

"بابا میں آ جاؤں"

زل نے اجازت چاہی۔،

"آ جاؤ میری بیٹی"

وہ بہت محبت سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ یہ انکی ہمیشہ کی عادت تھی، وہ اپنی تینوں بیٹیوں پہ جان نچھاور کرتے تھے

"ارے بیٹھیے آفندی صاحب کھڑے کیوں ہو گئے"

زمل شرارت سے بولی

"ہاہا بد تمیز"۔۔۔ وہ بیٹھے، تو دو منٹ زمل چپ رہی، وہ ڈر رہی تھی۔ اسنے ضامن سے بھی بات نہیں کی تھی جانے اسکا کیا ری ایکشن ہوگا۔۔۔ وہ سوچنے لگی

"کیا بات ہے زمل"

"بابا وہ بات یہ ہے کہ۔۔۔"

ابھی زمل کچھ بولتی اس سے پہلے مریم بیگم وہاں آئیں

"نیچے چل کہ دیکھیے کیا کارنامہ انجام دے کہ آئے ہیں بھتیجے"۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ نخوت سے بولیں

"کیا ہوا ماما"۔۔۔۔۔ زمل نے پوچھا

"ہاشم لڑکی لے کہ آیا ہے"

"لل۔۔۔ لڑکی کیا مطلب"۔۔۔ وہ ٹھٹکی دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی، اور ان دونوں کہ کچھ

کرنے، کہنے یا سننے سے پہلے وہ کمرے سے بھاگتے ہوئے نکلی تھی

"بتاؤ بر خوردار یہ کون ہے"

وہ لاؤنج میں آئی، تودادو کی گرج دار آواز گونج رہی تھی
ہاشم ایک لڑکی کے ساتھ کھڑا تھا، اور ان کے ساتھ ایک طرف زاویار کھڑا تھا اور طرف ضامن۔۔
زل نے ضامن کی جانب دیکھا، تو وہ اس پہ سے نظر پھیر گیا
"کیا پوچھا ہے تم لوگوں سے کون ہے یہ"
جواد صاحب غصے سے دھاڑے تھے

اے فجر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی، جو کسی بھی وقت گر جاتی۔۔

"بابا، بھائی نے آپ لوگوں سے کئی دفع بات کی مگر آپ نے سنا ہی نہیں، تو ہم سے بھائی کا نکاح
کروادیا ہے، یہ زینب ہے"

ضامن نے بتایا، سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

اور جواد صاحب نے ایک زوردار تھپڑ ہاشم کو لگایا تھا

سب چپ تھے

"یہ تربیت کی تھی ہم نے تمہاری کہ ایک لڑکی کو بھگا لاؤ، اور تم قاضی صاحب بنے بھائی کا نکاح پڑھوا
کہ آئے ہیں، بہت خوب تو اب اس گھر میں کیا کر رہے ہو تم لوگ"

انہوں نے ہاشم کے ساتھ ساتھ ضامن کو دھکا دیا، جو لڑکھڑاکہ دو قدم پیچھے ہٹے

"بس کیجیے ابو، زندگی میں نے گزارنی ہے، تو میں کیوں اس سے شادی کروں جسے میں پسند ہی نہیں کرتا، ساری زندگی دادو کہ فیصلے کہ آگے سر جھکایا ہے آپ نے اب کم از کم ہماری تو نہ قربانی دیں" ہاشم بھی چیخ کہ بولا تھا

"واہ بیٹا بہت خوب، یہ تربیت کی ہے تم نے انکی"

دادو بھی تیز لہجے سے بولیں

"اور تم بہورانی کس نیچ خاندان سے ہو"

وہ زینب سے مخاطب ہوئیں

"دادو بس بہت ہوا، میں ایک لفظ نہیں کسی کا برداشت کرونگا، بیوی ہے یہ میری سمجھیں آپ"

ہاشم ہر ایک سے لڑ رہا تھا، وہ غلط قدم اٹھا چکا تھا تو اب نتائج بھی تو بھگتنے تھے۔۔۔

"زبان تو دیکھو لاڈلے کی حج کر کہ آئے ہونہ، شاباش بہت خوب کیا کہہ سکتے ہیں جب ماں نے ہی ایسی

تربیت کی ہے، آج سے میری صرف تین پوتیاں ہیں، کوئی نواسہ نہیں، کوئی پوتا نہیں، مر گئے

www.urdu novelsmania.com

سب۔۔۔"

"اور مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا نہیں ہے"

اس سب میں آفندی صاحب پہلی مرتبہ بولے

"آپی۔۔۔۔۔ امل چلائی۔۔۔۔۔ فجر اسی کہ بازوؤں میں جھول گئی تھی

سب بھاگے تھے اسکی طرف،

ضامن اور زواویا نے اسے پکڑنا چاہا تو آفندی صاحب بولے

"اسے ہاتھ مت لگانا، ابھی میرے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اپنی اولاد سنبھال سکوں"

وہ فجر کو لیئے باہر کی طرف بھاگے

آفندی صاحب، جواد احمد، مریم بیگم اور زمل ہسپتال کے کوریڈور میں موجود ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے، جب ڈاکٹر باہر آئے

"ڈاکٹر میری۔۔ میری بیٹی کیسی ہے"

مریم بیگم بولیں

"گھبرانے کی بات نہیں ہے، پیشینہ کا بی۔ پی بہت لو ہو گیا تھا جس وجہ سے وہ بیہوش ہو گئیں

تھیں، ڈرپ لگا دی ہے، بی۔ پی نارمل ہو گا تو وہ ہوش میں آ جائیگی"

ڈاکٹر نے بتایا تو سب کو تسلی ہوئی

زل نے مریم بیگم کو تھام کے وہاں موجود بیچ پہ بٹھایا، جبکہ امل گھر پہ دادو کے پاس تھی

www.urdu novels mania.com

"مماسب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں"

"کیسے پریشان نہ ہوں، میری بیٹی کی شادی ٹوٹ گئی ہے، ہسپتال میں پڑی ہے وہ کیسے پریشان نہ ہوں"

وہ کہتے ہوئے رونے لگیں، ماں تھیں نہ بیٹی کا غم انہیں رلا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو ہاشم سیدھا بیڈ پہ جا کہ لیٹا۔۔

"آئی ایم سوری جو کچھ دادو نے کہا"

ہاشم اسکا ہاتھ تھام کہ بولا

"کوئی بات نہیں، ہم نے جو کیا ہے اس پہ یہ سب سننا تو ملے گا"

وہ پھیکا سا مسکرائی، تو ہاشم نے اثبات میں سر ہلا کہ آنکھیں موند گیا

زل صبح جواد صاحب کہ ساتھ گھر آگئی تھی، فجر کا بی۔ پی نارمل نہیں ہو پا رہا تھا۔ وہ ہوش میں آگئی تھی، مگر ابھی کمزوری بہت تھی وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی جس کہ باعث ڈاکٹر نے دودن ہسپتال میں رکنے کا ہی کہا تھا

"کیسی ہیں آپی"

فجر کو دیکھ کہ امل اس کی جانب لپکی۔۔ جواد صاحب وہاں سے چلے گئے تھے

"ٹھیک ہیں اب، تم نے ناشتہ کیا"

زل نے پوچھا

"نہیں مجھے کہاں آتا ہے بنانا"

وہ پھیکا سا ہنس کہ بولی

"آؤ چلو میں بناتی ہوں"

زل کچن کی جانب بڑھتی ہوئی بولی

تو ابل بھی اس کہ پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ دونوں ناشتہ کر کے کچن سے نکلیں تو سامنے سے ضامن، ہاشم اور زینب کو آتے دیکھا،

وہ دونوں انہیں نظر انداز کر کے آگے بڑھنے لگیں تو ہاشم نے زل کو آواز دی۔۔۔

"فخر کیسی ہے"

"کیسی ہوئی چاہیے وہ"

زل نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا

"میں شرمندہ ہوں مگر۔۔۔"

"آپ کی شرمندگی سے بات تو نہیں بنتی مگر اب آپ کا کوئی تعلق نہیں کہ وہ زندہ ہیں مر گئیں ہیں"

زل نے جواب دیا اور ایک نظر زینب کو دیکھ کر بولی

"شادی مبارک ہو"

اس سب میں وہ ضامن کو مکمل نظر انداز کیے ہوئے تھی

جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 07

"مجھے بہت غصہ آرہا ہے زمل"

امل چپس کھاتے ہوئے بولی

وہ دونوں آج کالج آئیں تھیں، اور اب کلاس نہ ہونے کی وجہ سے کینٹین میں موجود تھیں گھر پہ وہ کوئی بات نہیں کر سکی تھیں، مستقل وہ دونوں فجر کہ ساتھ موجود تھیں، ہر وقت کوئی نہ کوئی اوٹ پٹانگ باتوں سے اس کو ہنساتی رہتی تھی

"مجھے سب پتہ تھا امل"

"کیا مطلب، یہ مت کہنا کہ تم جانتی تھی ہاشم بھائی شادی کرنے جا رہے ہیں"

امل کو اس کی بات پہ دھچکا جی بھی آگے ہوتے ہوئے بولی

"پاگل ہو کیا سر نہ پھاڑ دیتی میں انکا"

www.urdu novelsmania.com

زمل غصے سے بولی

"اچھا باقی سب تو مجھے بھی پتہ تھا کہ وہ زینب کو چاہتے ہیں"

"تم کیسے جانتی تھی"۔۔۔ وہ پوچھنے لگی

"تم لوگوں سے زیادہ میں ان کہ کلوز تھی شاید، مگر میں ان کو معاف نہیں کروں گی، اور خبردار جو ضامن بھائی سے بات کی ہو تو، بھول جاؤ اب انہیں"

اے یاد آنے پہ بولی، اسکی بات پہ زل نے ٹپ کہ اسے دیکھا، باقی سب کیلئے کتنا آسان ہوتا ہے نہ اسے بھول جانے کا کہہ دینا۔۔

"ہاں میں ناراض ہوں اس سے"۔۔۔ زل اپنے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ اے نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا

وہ سمجھ نہیں سکی کہ زل خود کو باور کروا رہی تھی یا خود کو ہمت دے رہی تھی

"دیکھو زل جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا، مگر تم اب جانتی ہو کہ شاید ہی ایسا ممکن ہو جو تم چاہتی ہو، ورنہ اب کوئی چانس نظر نہیں آ رہا ہے، خود کو سمجھاؤ ہمت کرو"

www.urdu novelsmania.com

اے اس کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھے رسائیت سے اسے سمجھانے لگی۔۔

زل آنکھوں میں آتی نہی کو پیچھے دھکیل کہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا"۔۔ تو اے بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

"سلام پھپھو"

وہ دونوں کالج سے گھر آئیں تو لاؤنج میں ہی دادو اور صبا بیگم موجود تھیں، انہیں سلام کر کے وہ انہیں کہ پاس بیٹھ کہ باتیں کرنے لگیں۔۔

تھوڑی دیر میں وہاں ضامن اور زاویار بھی آگئے تھے

جس کا کسی نے بھی خاص نوٹس نہیں لیا، ضامن اپنے سامنے والے صوفے پہ موجود مل کو ایک ٹک دیکھنے میں مصروف تھا جب زاویار نے اسے کہنی مار کہ اسکا ارتکاز توڑا

"بس کر دے کچھ شرم کر لے، سب کہ بیچ میں تاڑ رہا ہے اسے"

"تو اپنا کام کرنے"۔۔۔ وہ جھنجھلا کہ بولا

"دیکھ بھی نہیں رہی وہ تیری طرف"

زاویار نے ہنس کہ کہا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"ناراض ہے نہ اسلیے"

"اور وہ مانے گی کیسے"۔۔۔ وہ پوچھنے لگا

"اسکو کوئی نہیں مناسکتا جب تک وہ خود نہ ماننا چاہے"

ضامن افسوس سے بولا

"بس کر، افسوس ایسے کر رہا ہے جیسے تیرے بھائی نے نہیں اسکی بہن نے بھاگ کہ شادی کی ہے"

"زیادہ بکواس نہ کر"۔۔۔ وہ گھور کر بولا

"اماں جی آجائیں کھانا لگ گیا ہے"

آمنہ بیگم ڈاننگ ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے بولیں

"تم دونوں نے چیخ نہیں کیا اب تک، جاؤ چیخ کرو جا کہ، اور زل تم فجر کہ ساتھ کھالینا، وہ تمہارا پوچھ رہی تھی"

مریم بیگم وہاں آتے ہوئے بولیں، انکی بات پہ ضامن نے زاویار کی جانب دیکھا

"اچھائیں انہیں لے کہ آتی ہوں"

زل بیگ اٹھاتے ہوئے بولی، توامل بھی اٹھ گئی

"اس کو کمرے میں ہی رہنے دو"

زینب اور ہاشم کو آتے دیکھ کہ مریم بیگم نے منع کرنا چاہا

"کیوں، انہوں نے بھاگ کہ شادی کی ہے جو وہ چھپ کہ بیٹھیں"

زل ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو کہ بول پڑی، جبکہ ضامن نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا، وہ تو کسی

قاتل کو بھی قاتل کہتے ہوئے سودفہ سوچتی تھی تو اب اتنی تلخ مزاج کیسے ہو گئی وہ۔۔۔ جبکہ زینب نے

شر منگی سے سر جھکا لیا

آنکھوں میں فوراً آنسو آئے تھے، جنہیں چھپانے کیلئے وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔

"آپی چلیں کھانا کھائیں چل کہ سب کہ ساتھ"

وہ کمرے میں آتے ہوئے بولی

"یہیں لے آؤ، ہم تینوں ساتھ کھا لینگے، مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا"۔۔۔۔۔ فجر بہانہ کرتے ہوئے بولی

"کب تک اس کمرے میں قید رہیں گی، جنہیں شرمندگی ہونی چاہیے وہ سب تو پورے گھر میں دندناتے

پھر رہے ہیں"

زل کو غصہ آیا

"زل ضد نہیں کرو"

"آپی آپ 5 منٹ میں اٹھ رہی ہیں بس بہت ہوا، اور جب ہم خود ہی اس شادی سے انکار کرنے

جارے تھے، پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ کیا ہوا، بس اٹھیں چلیں"

وہ فجر کا ہاتھ پکڑ کہ اٹھانے لگی

"ضامن سے بات ہوئی"۔۔۔۔۔ فجر نے پوچھا

"نہیں"

"اسکو معاف نہیں کرنا زل، وہ اپنے بھائی کیلئے تم سے رشتہ داؤ پہ لگا گیا، تو تم اپنی بہن کیلئے وہ رشتہ ختم کر دینا"

زل نے حیرانی سے اسکی جانب دیکھا، ایک پل کو اسے فجر خود غرض لگی، مگر یہاں اسکی خود غرضی جائز تھی

"چلیں کھانا کھاتے ہیں"۔۔۔ وہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

"مجھے غلط مت سمجھنا زل، مگر یہاں ہاشم کو پے بیک کرنے دو، وہ اپنے بھائی پہ جان دیتا ہے، میں دیکھنا چاہتی ہوں جب اس کہ بھائی نے اس کیلئے اپنی بچپن کا عشق داؤ پہ لگا دیا، تو وہ کیا کریگا، اس سے محبت پہ میرے ساتھ تمہیں سزا ملی ہے تو، وہ بھی تو سزا کا حقدار ہوا نہ"

فجر نے کہا تو زل نے مز گردن ہلا دی

"مت دیکھ کہ وہ شخص گنہگار ہے کتنا"

یہ دیکھ کہ تیرے ساتھ وفادار ہے کتنا"

وہ دونوں کھانے کی میز پہ پہنچیں تو تقریباً سب کھانا شروع کر چکے تھے، سوائے ضامن کہ، وہ زل کا انتظار کر رہا تھا، اور وہاں موجودینگ پارٹی میں سب جانتے تھے،

یہ ان دونوں کی شروع سے عادت تھی، دونوں میں سے ٹیبل پہ ایک بھی موجود نہ ہوتا، تو تب تک دوسرا کھانا شروع نہیں کرتا تھا۔۔۔

"زل یہ پانی کا جگ بھر لانا"

صبا بیگم نے اسے جگ تھمایا

"جی پھیسو۔"

"لاؤ میں لے آتی ہوں"

زینب نے کہا، تو زل بغیر کوئی جواب دیے چلی گئی

www.urdu novelsmania.com

سب نے ایک نظر دونوں کو دیکھا پھر دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گئے

وہ واپس آئی تو فجر اسکی جگہ پہ براجمان تھی، جو کہ ضامن کہ برابر والی کرسی تھی، وہ جانتی تھی فجر جان بوجھ کہ وہاں بیٹھی تھی، جیسی خاموشی سے دوسری طرف جا کہ بیٹھ گئی۔،

کھانے کہ دوران ضامن سے نظر ملی تو وہ اسے دیکھ کہ مسکرایا، جسے نظر انداز کر کہ وہ کھانے میں مصروف رہی

"ہاش ضامن بیٹا، خوب محنت لگنے والی ہے تیری، پاڑ بیلینے شروع ہو جا"
زاویار اسکا مسکرانا، اور زمل کا نظر انداز کرنا دیکھ کہ بولا

تو ٹیبل کہ نیچے سے ضامن نے اس کہ پیر پہ زور سے اپنا پیر مارا، تو درد سے چیخ اٹھا، سب نے اسکی جانب دیکھا، تو وہ ہنسنے لگا
"مرچ کھالی غلطی سے"

"حالانکہ مرچوں والے کام یہ خود کرتا ہے"
امل زمل کہ کان میں آہستگی سے بولی تو وہ پھیکا سا مسکرا دی۔۔

ضامن اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب جب سویرا بیگم کے کمرے سے منکلتی ہوئی زمل سے ٹکرایا۔۔۔۔

زمل کا سر ضامن کے سینے سے ٹکرایا تو اسے لگا جیسے کسی بہتر سے سر ٹکرایا ہو۔۔
"اففف خدا"

زمل اپنا سر پکڑ کہ بولی۔۔۔۔
"دکھاؤ لگی تو نہیں"

ضامن اپنا بازو اس گرد حائل کر کہ اسے گرنے سے بچاتے ہوئے بولا

"اندھے ہو دکھتا نہیں کیا"

زل نے سر اٹھا کہ کہا تو، ضامن کو اپنے نزدیک دیکھ کہ

جلدی سے پیچھے ہونی۔۔۔۔۔

"او کے ایم سوری"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے بولا، تو زل جو پہلے ہی ٹکرانے پہ رو ہانسی ہو گئی تھی، اس کہ اتنے

نرم لہجے پہ باقاعدہ آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔

وہ جانتا تھا زل پریشان تھی، ناراض تھی، جبھی اسے اسپیس دے رہا تھا، تاکہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو تو وہ

اسے منالے۔۔۔

وہ وہاں سے جانے لگی جب ضامن نے اس کا بازو پکڑا اور اسے زبردستی اپنے ساتھ اپنے کمرے میں

www.urdu novels mania.com

لے آیا۔۔۔

کمرے میں لا کر اس نے دروازہ بند کیا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

"ضامن دروازہ کھولو مجھے بہت کام ہے"

زل گھبراتے ہوئے بولی کیونکہ ضامن اس کے نزدیک کھڑے اسے مسلسل دیکھ رہا تھا

"ایک دفعہ میری بات سن لو پھر چلی جانا"

"مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی بات"

وہ دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

"ادھر مجھے دیکھو"۔۔۔ وہ اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کر کے بولا، تو زمل نے آنکھیں بند کر لیں، کیونکہ

آنکھیں برسے کو تیار تھیں

"ہے ششش رونا نہیں، تم ایک دفعہ میری بات سن لو میں سب ٹھیک کر دوں گا، ٹرسٹ می"

"نہیں سننا مجھے کچھ، مجھے کچھ ٹھیک نہیں کرنا، نہیں کرنا مجھے تم پہ ٹرسٹ سمجھے تم، جان چھوڑ دو میری خدا کیلئے"

وہ چلا چلا کہ کہتی، اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے اس سے چھڑوا کہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔

پیچھے ضامن اس کہ ری-ایکشن پہ شذر رہ گیا

بھول سے اگر کوئی بھول ہوئی ہو تو

بھول سمجھ کر بھول جانا

بھونا صرف بھول کو ہی

بھول کر ہمیں نہ بھول جانا۔۔۔

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 08

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

"بس کردواب کیوں رو رہی ہو، یا تو انکی سن لینی تھی"
 امل زل کہ مسلسل رونے پہ چڑھ کہ بولی

"یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے"
 وہ روتے ہوئے بولی

"لوجی کرے کوئی تو بھرے کوئی، سر پہ گن رکھی تھی تمہارے ہم نے"۔۔۔
 امل دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکاتے ہوئے بولی

"تم لوگوں کو میں انسان نہیں لگتی نہ، آپنی اپنا حکم سنا کہ چلی گئیں، اسے سزا دینا، تم بول کہ چلی گئی اسے
 بھول جاؤ،

اور وہ کہتا ہے سب صحیح کر دوں گا، مجھے بتاؤ میں کیسے اس سے دور رہوں گی، اور ایک ہی گھر میں یہ کیسے
 ممکن ہو سکتا ہے"

"ارے یار میں نے تو ایک اپنی طرف سے بات کی تھی، اور آپنی کو تم رہنے دو، جو تمہیں صحیح لگتا ہے وہ کرو، کیوں کہ جو بھی نتیجہ ہوگا وہ تمہیں ہی فیس کرنا ہے"

امل اسے سمجھانے لگی

"مگر اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگی اسکو"

زل نے اپنے آنسو پونچھے

"کیا مطلب ہے پھر تم رو کیوں رہی تھی"

امل کو شدید حیرت ہوئی

"وہ تو غصہ آ رہا تھا نہ"

وہ منہ بنا کہ بولی۔۔

"مرو تم پاگل عورت"۔۔۔ امل نے غصے سے تکیہ اٹھا کہ اسے مارا

"مار کیوں رہی ہو"۔۔۔ زل نے تکیہ کچ کیا

"عجیب ہو یا ر تم لوگ، اس سے لڑنا ہے، مگر اس سے دور نہیں جانا، ناراض بھی رہنا ہے اپنی مرضی

سے ہے اور روتے بھی رہنا ہے"

وہ غصے سے چاچا کہ بولی تو زمل ہنسنے لگی

"وہ آج ان لوگوں کی خالہ آرہی ہیں اپنے دونوں بچوں سمیت"۔۔۔ امل نے بتایا
"کیوں بھی"

"بلشعہ بھائی نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اسکا ولیمہ بھی تو کرنا ہے"۔۔۔
"ا"

زمل کچھ سوچتے ہوئے بولی، امل ہنسنے لگی ردا کا ضامن سے حد سے زیادہ چپکنے پہ زمل کو وہ زہر لگتی تھی

"پریشان نہیں ہو، اس بار ہم دونوں اسکو مزہ چکھائیں گے"
امل شیطانی مسکراہٹ سجائے بولی، اسکا اشارہ سمجھ کہ زمل نے بھی ہنستے ہوئے سر ہلایا

novelsmania
www.urdu novelsmania.com

"اباں تو آپ لوگ آہی گئے"

ضامن اپنی خالہ، ردا اور حسن سے ملتا ہوا زمل کہ ساتھ ٹوسیٹر صوفے پہ آ بیٹھا۔۔۔ زمل پہلو بدل کہ رہ گئی

"اور ردا کیسی ہو تم"

ضامن اپنی عادت کہ خلاف مسکراتے ہوئے بولا

اور رداتو اس کہ مسکرا کہ بات کرنے پہ خوشی سے پھولے نہ سمار ہی تھی

"میں ٹھیک ہوں ضامن"

"زل بیٹا جاؤ چائے بنا لو"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ کچن میں جانے کیلئے اٹھی

"میں بھی ہیلپ کر دیتی ہوں"۔۔۔ زینب بھی اٹھی تھی

"بھابھی آپ تک جائیں گی اسکو کرنے دیں"

ضامن نے زل کی جانب دیکھ کہ کہا، تو وہ اسے گھور کہ رہ گئی

"کیوں وہ نہیں تھکے گی کیا"۔۔۔۔۔ زینب مسکرا کہ بولی

"نہیں وہ ایلین ہے نہ اسلئے"۔۔۔۔۔

ضامن کہ بولنے سے پہلے ہی ردابول پڑی

"ہاں نہ جس سیارے سے یہ لوگ ہم بھی وہیں ہوتے تھے"

امل نے جوانی کا رروائی پہ کہا

جس پہ زل نے قہقہہ لگایا

"ارے ٹڈی تم کہاں چلی"۔۔۔ زاویار نے امل کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کر پوچھا

"آپ نے مجھے ٹڈی کہا"۔۔۔ امل اپنی طرف اشارہ کر کے بے یقینی سے بولی

"نہیں تو تمہارے علاوہ یہاں اور کون ہے، اور یہ آپ کہہ کہ اتنی عزت"۔۔ وہ صوفے پہ بیٹھا
مزے سے بولا

"ہاں تمہیں کہاں عزت راس آتی ہے، اور میں کوئی ٹڈی نہیں ہوں"۔۔۔ امل ناک چڑھا کر بولی

www.urdu novelsmania.com

"ہوٹڈی تم۔۔۔ تمہاری جتنی لڑکیاں ساتویں کلاس میں ہوتی ہیں کوئی دیکھ کر یقین کرے گا ہی نہیں کہ
فرسٹ ایئر میں ہو"۔۔۔ زاویار اسے مسلسل چڑا رہا تھا۔۔

"کوئی نہیں میری ہائیٹ 5'5 ہے اور بلکل نارمل ہے"۔۔۔ امل نے کہا

"تو میں کب بولا کہ ابنا رمل ہے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ اسکول جانے کی عمر میں کالج جارہی ہو"۔۔۔ زاویا رہنس کہ بولا

"اچھا ایک کپ چائے بنا دو اور چینی کم رکھنا۔۔۔۔۔ زاویا اس کہ بولنے سے پہلے ہی دوبارہ بولا زہر نہ ڈال دوں چینی کہ بجائے۔۔۔

"وہ تم خود اپنی چائے میں ڈال کہ پیناٹڈی"
 "مرو تم"۔۔۔ امل پیر پیچ کہ کستی کچن کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔
 وہ ہنسنے لگا

زل اپنے کمرے میں آئی تو وہاں ضامن بیڈ پہ نیم دراز ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اس کا انتظار کر رہا تھا

"تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو"۔۔۔ زل حیران ہوئی
 "تمہیں دیکھنے آیا تھا"۔۔۔ وہ قدم قدم چل کہ اس تک آیا
 "دیکھ لیا اب جاؤ"
 "جی بھر کہ دیکھنے تو دو"

وہ اس کہ قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ زل گرٹڑا گئی

"کیا بد تمیزی ہے یہ، نکلویاں سے چلو"۔۔۔
 زبل دروازے کے پاس کھڑی ہو کہ بولی
 "میں تو نہیں جا رہا، نکال سکتی ہو تو نکال کہ دکھاؤ"
 وہ اپنے دونوں بازو سینے پہ باندھ کہ بولا

"تنگ نہیں کرو، ضامن"
 "میں نے کہاں کچھ کیا، تم ہی سب کر رہی ہو"
 وہ کندھے اچکا کہ بولا
 "اور کچھ"
 "اتنی پیاری لگتی ہو تم منہ پھلائے ہوئے"
 وہ اپنی انگلیاں اس کے گالوں سے ٹچ کر کہ بولا

۔۔۔۔۔ "ضامن"۔۔۔۔۔ وہ سٹپٹائی

"کیا ضامن، کیوں لا پرواہ ہوتی جا رہی ہو میری طرف سے تم جانتی ہو نہ مجھے تمہارے بغیر رہنا نہیں
 آتا"

وہ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا

"بولو چپ کیوں ہو، ہم کیوں ان کیلئے ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں"
اسکی خاموشی پہ وہ دوبارہ بولا

"تمہیں ایک دفعہ سوچنا چاہیے تھا، ضامن اس سب سے ہمارا رشتہ کتنا اثر انداز ہوگا"
وہ اسکا ہاتھ تھام کہ بولی

"میں نے کہا تھا نہ ہم کبھی الگ نہیں ہونگے میں ہونے ہی نہیں دوںگا"
وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے، زل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موند لیں تو ضامن کہ چہرے پہ
تبسم بکھر گیا

جبھی کوئی کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا
وہ دونوں فوراً سے پہلے دور ہوئے تھے
اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زل کا رنگ اڑا تھا

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 09

وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے، زل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موند لیں تو ضامن کہ چہرے پہ تبسم بکھر گیا

جبھی کوئی کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا وہ دونوں فوراً سے پہلے دور ہوئے تھے

اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زل کا رنگ اڑا تھا

"کیا ہو رہا ہے یہاں"

امل شرارت سے اندر آتے ہوئے بولی۔

زل چہرے پہ ہاتھ پھیر کہ خود کو پرسکون کرنے لگی جبکہ ضامن سرد نظروں سے اسے دیکھتا ہوا، نفی میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا

"کیا ہو گیا"۔۔۔ امل ہنسنے لگی

"جان نکال دی تھی تم نے میری"۔۔۔ زل بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"دل دھک دھک ہو رہا ہے کیا"۔۔۔ امل شرارت میں آہستگی سے بولی

"بہت زور سے"۔۔۔ زمل نے کہا تو امل ہنسنے لگی
 "تم کیوں آئی تھی"۔۔۔ زمل لیٹتے ہوئے پوچھنے لگی

"کیوں تمہارا مومنٹ خراب ہو گیا کیا"
 "شٹ اپ امل"۔۔۔ زمل آنکھیں دکھا کہ بولی، مگر اس کہ ہونٹ ایک خوبصورت مسکراہٹ کا احاطہ
 کیے ہوئے تھے

"اوائے ہوئے کوئی تو روک لو"۔۔۔ امل ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی
 "نکلویہاں سے چلو"۔۔۔

"تم اٹھو میں اور آپی شاپنگ پہ جارہے ہیں تم بھی چلو"
 امل اسے اٹھانے لگی
 www.urdu novels mania.com

"نہیں، نہیں، نہیں مجھے نہیں جانا شاپنگ پہ"
 وہ جواٹھنے لگی تھی، امل کی بات سن کہ واپس سے لیٹ گئی
 "چلو نہ مزا آئیگا"۔۔۔

"چلو یار"۔۔۔ زمل منہ بناتے ہوئے بولی

یارس بھی کردواب، اور زل تم تو آہی نہیں رہی تھی، اب ختم ہی نہیں ہو رہی تم لوگوں کی شاپنگ " فخر جھنجھلاک بولی

"آپی آپ فوڈ کورٹ میں جا کہ بیٹھیں، کچھ آرڈر کریں ہم بس ابھی آئے"۔۔۔
 امل نے کہہ کہ زل کا ہاتھ تھاما اور ایک شاپ کی جانب بڑھ گئی

"حد ہے ویسے، پہلے ہی اتنی گرمی ہے"
 فخر فوڈ کورٹ کی جانب جاتے ہوئے بڑبڑائی،
 وہ بے دھیانی میں چلتی ہوئی آرہی تھی اور نتیجتاً کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی،
 مقابل نے بروقت اسے کندھوں سے تھاما تھا، ورنہ یقیناً وہ زمین بوس ہو جاتی

www.urdu novelsmania.com

"افس سوری سوری"۔۔۔ وہ خجالت سے بولی
 "اٹس اوکے، آپکو لگی تو نہیں"۔۔۔ وہ اپنی سرمئی آنکھوں سے اسکی کالی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا
 "نہیں تھینکس"۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا کہ کہتی آگے بڑھ گئی
 پیچھے وہ وہیں کھڑا اسے دور تک جاتے دیکھتا رہا تھا

"اوودانش وہ گئی، آجا بجائی ادھر"

وہاں موجود اس کہ دوستوں میں سے ایک نے آواز دی تو وہ چونک کہ ایک نظر اسی طرف ڈال کہ جہاں سے وہ گئی تھی انکی جانب چلا گیا

"آپی آپ اپنی پیٹنگز دوبارہ اسٹارٹ کر دیں نہ، بابا اس آرٹ کالج کا بتا رہے تھے نہ"

زلزلہ برگر سے خوب انصاف کرتے ہوئے بولی

"ہاں نہ آپی ویسے بھی گھر پہ کیا کریں گی"۔۔۔ امل نے بھی تائید کی

"ہاں کرتی ہوں بابا سے بات"۔۔۔۔

"ہاں اور ویسے بھی اب ہاشم بجائی کا چیپٹر تو کلوز ہے"۔۔۔

امل نے کہا تو دونوں نے اسکی جانب دیکھا

"کیا صحیح کہہ رہی ہوں جس چیز کا کوئی سرپر نہیں اس حقیقت کو قبول کر لیا جائے تو بہتر ہے خود کو

دلاسے دینے سے بہتر ہے کہ حقیقت کا سامنا کریں، حقیقت پسند بنیں خوش فہم نہیں"

آخری بات امل نے فجر کو دیکھ کہ کسی تھی،

"تم منہ بند کرو گی اپنا"۔۔۔۔۔ زلزلہ نے اسے ڈپٹا

"صحیح کہہ رہی ہے وہ"۔۔۔۔۔ فجر کہہ کہ چپ ہو گئی

"میں چائے لے کہ آتی ہوں"۔۔۔۔۔ زمل نے کہا تو امل حیران ہوئی

"یہاں بھی چائے، میری مت لانا"

"میرے لیے لے آنا"۔۔۔ اسنے فجر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اسنے سر ہلا کہ کہا

"آپی آپ برا مت مانئیے گا"۔۔۔ زمل کہ جانے کہ بعد امل نے کہا

"نہیں میری جان، تم نے جو سچ ہے وہی کہا"۔۔۔ فجر نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ کہا۔۔۔ تبھی زمل کا

موبائل بجنے لگا۔۔۔ امل نے ہاتھ میں لیا تو اسکرین ضامن کہ نام سے جگمگا رہی تھی

"میں آئی"۔۔۔۔۔ وہ موبائل لیے وہاں سے مسکراتے ہوئے اٹھی

پیچھے فجر ایک گہرا سانس لیتی امل کی باتوں کو سوچتے ہوئے باہر کی جانب دیکھنے لگی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania

"یاد رہے گا ہمیں بھی یہ دورِ حیات

کیا خوب تر سے تھے ایک شخص کی خاطر"

"اوائے زمل یہ لو کال آرہی"۔۔۔ امل اس کہ ہاتھ میں موبائل دیتے ہوئے بولی

"کون تھا ضامن"۔۔۔۔۔ زمل نے پوچھا

امل نے سر اثبات میں ہلایا

"آپی نے تو نہیں دیکھا"۔۔۔ اسنے یقین دھیانی چاہی
 "نہیں میں نے اٹھایا تھا"

"ٹھیک تم یہ چائے لے کہ چلو میں آتی ہوں"۔۔۔ وہ ضامن کو کال ملا تے ہوئے بولی

"کہاں ہو یار"۔۔۔ کال ریسیدو ہوتے ہی بولا

"تمہیں بتا کہ تو آئی تھی"۔۔۔ زل حیران ہوئی

"اتنی دیر لگتی ہے شاپنگ میں"۔۔۔ وہ خفگی سے بولا

"ہاں مجھے لگتی ہے، اب جلدی سے کام کی بات پہ آؤ"

وہ اسے خاطر میں نہ لیتے ہوئے بولی

دوسری جانب ضامن نے موبائل کو کان سے ہٹا کہ گھورا

"موبائل کو بعد میں گھورنا کام بتاؤ"۔۔۔ زل شرارت سے بولی، تو وہ ہنس پڑا

"گھر جلدی آؤ ایک سر پرانز ہے"

"کیسا سر پرانز ہے"۔۔۔۔۔ وہ عجلت سے بولی

"یہ تو گھر آ کہ ہی معلوم ہو گا نہ"

"یا رب تادونہ"

"نہیں میری جان، آپ گھر پہ ہوتیں تو مزا آتا، مگر خیر اب گھر آؤ بس"۔۔۔ ضامن نے پیار سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔

پیچھے وہ ضامن ضامن کرتی رہ گئی

"الو کا کچھ لگتا"۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولی

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ وہ واپس آئی تو امل نے کان میں پوچھا

"پتہ نہیں کہ رہا کچھ سر پرانز ہے"۔۔۔ وہ سرگوشی کہ سے انداز میں بولی

"زینب بجا بھی تو نہیں بھاگ گئیں"

"پاگل ہو کیا تم"۔۔۔ زمل اس کہ انداز سے پہ سرپیٹ کہ بولی۔۔۔

امل نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچی تو سب کو لاؤنج میں موجود پایا

"آؤ میرے بچو"۔۔۔ سویرا بیگم انہیں دیکھ کہ بولیں

"یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ امل نے زمل کہ کان میں کہا

"مجھے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہو رہی ہے"
 "چلو تو صبح"۔۔۔ فجر نے آنکھیں دکھائیں

"کیا ہوا دادو"۔۔۔ امل نے پوچھا
 "بھی ہماری فجر کیلئے بہت اچھا رشتہ آیا ہے"
 دادو نے بتایا، باقی سب مسکرا دیے، جبکہ فجر سن کھڑی رہی

"واہ بھی کون ہے"۔۔۔ امل نے پوچھا
 "کل آئیگی وہ لوگ، سب صبح رہا تو اسی مہینے اس کو رخصت کر دینگے، اور ایک فیصلہ اور ہم سب نے کیا
 ہے"

www.urdu novels mania.com

"کیسا فیصلہ"۔۔۔۔
 "فجر کی شادی کہ ساتھ ساتھ ہاشم کا ولیمہ کر دینگے اور ضامن اور زمل کا نکاح"۔۔۔۔
 زمل نے حیران نظروں سے ضامن کو دیکھا، تو اسنے شرارت سے آنکھ ماری

"میری پیٹی بہت خوش رہیگی" آفندی صاحب فجر کو پیار کرتے ہوئے بولے

"کبھی کوئی مجھ غریب کا نہیں سوچتا"۔۔۔ امل منہ بنا کہ بڑبڑائی تو زمل ہنسنے لگی
 "ہنسو نہیں تمہاری تو لاٹری لگ گئی ہے نہ"۔۔۔

#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 10

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی



اگلے دن۔۔۔!

"آپی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں مہمان آنے والے ہیں"

امل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"ہاں جا رہی ہوں"۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولی

تو امل نے مہز سر ہلادیا

تھوڑی دیر میں زمل کمرے میں داخل ہوئی، امل بیڈ پہ بیٹھے ٹانگیں لٹکائے جھلانے میں مصروف تھی

"تم یہاں آرام فرما رہی ہو، جاؤ ماما کے ساتھ ہیلپ کرواؤ کچن میں، آپنی تیار ہو رہی ہیں"

اسکو حکم سنا کہ، فجر کہ بارے میں پوچھا

"تیار ہونے لگی ہیں"۔۔۔ امل نے بتایا

"موڈ کیسا ہے"۔۔۔ اسنے سر ہلاتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں بس فیس پہ زیرو کہ بلب کا ایکسپریشن ہے"

امل نے ہلکی آواز میں بتایا

"کیا۔۔۔" اسکی بات زمل کہ سر پہ سے گزر گئی، وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھ کہ بولی

"مطلب کہ ہر تاثر سے خالی چہرہ"

امل سر پیٹتے ہوئے بول کہ چلی گئی، تبھی فجر وہاں آئی تھی

www.urdu novels mania.com

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپنی"۔۔۔

زمل خوشدلی سے بولی، فجر مسکراتے ہوئے شیشے کہ سامنے جا کھڑی ہوئی

"آپ ٹھیک ہیں"۔۔۔ زمل وہیں بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"ہاں"۔۔۔ محض ایک لفظی جواب زمل نے افسوس سے سر جھٹکا

"کیسا محسوس کر رہی ہیں"۔۔۔

"کچھ بھی نہیں، دل و دماغ خالی ہے بلکل"

فجر نے شیشے میں سے اسکو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"اگر ہیں پہ شادی ہوگئی"۔۔۔۔ اسنے پوچھا

"کہیں تو ہونی ہے نہ"۔۔۔ فجر ہلکی سی مسکان چہرے پہ سجا کہ بولی زمل نے سمجھ کہ سر ہلایا، فجر دوبارہ بولی

"تم پریشان نہیں ہو میرے لیے، میں نے ہر چیز ذہن سے نکال دی ہے، اب جو ہوگا بہتر ہوگا، میرا اللہ میرے لیے جو کریگا وہ یقیناً میرے لیے بہتر ہوگا"

"اللہ آپ کہ لیے بہت اچھا کریگا، مجھے یقین ہے"

زمل اسکے گلے لگتے ہوئے بولی

www.urdu novels mania.com

دانش کی فیملی پہنچ چکی تھی۔۔۔ دانش کے گھر میں کل تین افراد تھے اس سمیت،

سب سے تعرف کے بعد اب وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

جب فجر کو امل وہاں لائی، فجر سب کو سلام کرتی دادو کہ پاس جا کہ بیٹھ گئی تھی، غیر ارادی طور پر نظر اٹھی تو دانش کو دیکھ کہ حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا، جبکہ دوسری جانب دانش کہ تاثرات دیکھ کہ بھی یہی لگ رہا تھا

"کیا ہو گیا، ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ایک دوسرے کو آپ دونوں"
 امل ان دونوں کی حیرانی پر حیران ہوتے ہوئے بولی
 "یہ وہی ہے"۔۔۔ فجر نے بتایا
 "کون"۔۔

"وہی فوڈ کورٹ والا، جس سے میں ٹکرائی تھی"
 "اچھا آپ ٹکرائی بھی تھی کسی سے کمال ہے"
 امل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

www.urdu novels mania.com

"منہ بند کرو دونوں اپنا"۔۔۔ دادو نے ڈانٹ کہہ کر
 کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کہ بعد امل مریم بیگم کہ اشارے پر فجر کو وہاں سے لے گئی

"یار ویسے ہونے والے بیجو ہیں بہت ہینڈ سم"

امل شرارت سے بولی

"میں دیکھ کر آتی ہوں"۔۔۔ زمل اٹھنے لگی تو ضامن نے بازو پکڑ کر اٹھنے سے اسے روکا

"کیا ہوا"

"چپ کر کہ بیٹھی رہو کہیں نہیں جا رہی تم"

ضامن اسے منع کرتے ہوئے بولا

"کیوں کیوں"۔۔۔ اسے حیرت ہوئی

"ضامن بجائی آپ اسے شٹل- کاک پہنا دیں"۔۔۔ امل نے طنز کیا جس کا اثر نہ لیتے ہوئے وہ مسکرا دیا

"ضامن میں چھپ کہ دیکھوں گی نہ"

وہ اپنا بازو پھڑا نے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

www.urdu novelsmania.com

"شرم تو نہیں آئے گی نہ تمہیں"۔۔۔ وہ گھور کر بولا

تو زمل منہ بنا کہ بیٹھ گئی،

"حد ہے یار، زمل انکو اتنا سر پہ نہ چڑھاؤ"

امل نے کہا، ضامن مسکرایا

"تم کیوں جل رہی ہو ہاں اب سمجھا، تمہیں اتنی ویلے تو نہیں دیتی نہ"

ضامن اسے جلا نے کو بولا

"اوائے بن ہے وہ میری"۔۔۔ زل نے کہا

"ہاں ہاں پتہ ہے مجھے"۔۔۔ ضامن نے سر ہلایا

"تھوڑی عزت دے دیں مجھے بھی ہونے والی سالی ہوں میں آپکی"۔۔۔ امل ناک چڑھا کہ بولی

"یہی تو صحیح میں کسی نے تم لوگوں کا نام سالی رکھا ہے"

ان دونوں کو مصروف دیکھ کہ زل موق پاتے ہی وہاں سے بھاگی

"میں دیکھ کہ آئی"

اور اس کہ بھاگنے پہ ضامن نے منہ بنایا تو امل قہقہہ لگا کہ ہنسی

www.urdu novelsmania.com

"یار اتنی جلدی سب کیسے ہوگا"

زل فجر کو دیکھتے ہوئے بولی دانش کہ گھر والوں نے ایک ہفتے بعد نکاح کا کہا تھا، تاکہ تمام رسمیں ساتھ

ہی کی جائیں

"ارے مز آئے گایار"۔۔۔ امل چپس کھاتے ہوئے بولی

"تم بس کھاتی رہا کرو"۔۔۔ زمل نے چپس جھپٹے تو اسنے براسا منہ بنایا
 "جاؤ جلدی سے آپ دونوں اپنے گھر سکون کرونگی میں"
 امل چڑانے کی خاطر بولی

"آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ میری ابھی رخصتی نہیں ہو رہی، اور رخصتی کہ بعد بھی میں یہیں پہ ہی
 ہونگی"

زمل نے اسے زبان چڑائی
 "ارے ہاں یہ تو بھول ہی گئی تھی میں"۔۔۔ امل نے منہ بنا کہ کہا
 "ویسے زمل تم تو بڑی بے وفائلی یار"۔۔۔
 لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے زاویا ر شرارت سے بولا

اس کہ ساتھ آتے ضامن نے اسے گھورا
 "گھور کیا رہا ہے، اب میں تم لوگوں کہ نکاح پہ ((channamereya) گاؤنگا"۔۔۔ اور پھر وہ
 تیز آواز میں گانے لگا
 تو وہ سب سر تھامے اسے دیکھنے لگے

"زاویا رسنگر نے اچھا گایا ہے بہت تم رہنے دو پلیز"۔۔

زل ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی
 "ہائے کون مانگنے والا گھر میں گھس آیا"۔۔
 دادو چیختے ہوئے کمرے سے نکلیں

"دادو آپ کا نواسا گانا گارہا تھا"۔۔۔۔۔ امل نے بتایا
 "اللہ میری توبہ میں سمجھی مانگنے والا گھر میں گھس آیا ہے"۔۔۔
 دادو زواویا کی کمر پہ دھپ رسید کر کہ بولی
 تو وہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے

urdu
 novels mania
 www.urdu novels mania.com

#تیرے۔ عشق۔ میں
 #قسط۔ نمبر۔ 11 (سیکنڈ لاسٹ)
 #از۔ قلم۔ زمر۔ علی

ایک ہفتے بعد۔۔

آج فجر، دانش اور ضامن، زل کا نکاح تھا

ایک ہفتہ تیاریوں میں تیزی سے گزرا تھا

نکاح ایک ہی جگہ ہونا تھا،
نکاح میں گھر کے ہی لوگ تھے۔
قاضی صاحب بھی دوپہر تک آ چکے تھے۔۔۔

فجر اور زل نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔ وائٹ شلوار قمیض اور سر پہ ٹشوکاریڈ ڈوپٹہ لیے ہوئے ساتھ۔۔ لائٹ میک اپ اور موتیوں کا زیور پہنے تینوں بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔ جبکہ اہل وائٹ شلوار قمیض کہ ساتھ ٹشوکارا اہل بلیو کمر کا ڈوپٹہ گلے میں لیے، کھلے بالوں کہ ساتھ ایئر رنکڑ پہنے ہوئے تھی۔۔

"یار تم اپنا منہ بند کرو گی پلیز، دلہن ہو تم سو پلیز زبان کو بریک لگاؤ"۔۔۔

اہل زل کہ مسلسل بولنے پہ چڑھ کہ گویا ہوئی

تو زل نے منہ بنایا۔۔۔
تبھی زینب وہاں آئی تھی
"چلو لڑکیوں گھونگٹ اوڑھ لو۔ نکاح کے لیے سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔
کچھ ہی دیر میں گھر کے لاؤنج میں سب موجود تھے

پہلے دانش اور فجر کا نکاح ہوا اور، پھر ضامن اور زمل کا۔۔

نکاح ہوا تو سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے
 "مبارک ہو میرے بھائی آخر تو نے اندے کنوئیں میں چھلانگ لگا ہی لی"۔۔
 زاویار نشرارت سے بولتے ہوئے ضامن سے گلے ملا، تو اسکی بات سن کہ زمل بھی ہنس پڑی تھی

فجر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی موتیوں کے زیور سے خود کو آزاد کر رہی تھی
 جیسی کوئی دروازے پہ دستک دیتا اندر آیا تھا
 آنے والے کو دیکھ کہ اسے شدید حیرت ہوئی تھی

"آپ یہاں کوئی کام تھا"۔۔۔۔۔ وہ ہاشم کو دیکھ کہ بولی۔۔

"کچھ بات کرنی تھی فجر"۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا کمرے کے وسط میں آکھڑا ہوا
 فجر نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

"میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ، جب مجھے زینب سے ہی شادی کرنی تھی تو مجھے تم سے شادی کیلئے حامی بھرنی ہی نہیں چاہیے تھی، اور اگر حامی بھری تھی تو کم از کم ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر اس وقت جو سمجھ آیا وہ کریا، جو ہو گیا ہے اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے، اور جانتا ہوں ہمارے اس عمل سے سب کو تکلیف ہوئی مگر بہتر ہے کہ پہلے تم سے معافی مانگی جاتی۔۔۔۔۔"

"مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے، شاید یہ سب کچھ ایسے ہی ہونا لکھا تھا"۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی ہاشم نے سکون کا سانس لیا، اسے خود پہ سے ایک بوجھ سرکٹا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"تھینکس"۔۔۔۔

دل اور زمل کمرے میں پہنچی ہی تھیں کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

"آپ کہ سیّاں جی ہونگے"۔۔۔ اہل بولتے ہوئے دروازے کھولنے بڑھی۔۔

"جی ضامن بھائی کیا کام ہے"۔۔۔ اہل ایک ہاتھ کمر پہ ٹکا کہ بولی
 "تم ابھی تک یہاں ہو میں تو سمجھتا تھا کہ ابھی تک زاویار کا سر پھاڑ چکی ہوگی تم"۔۔۔۔ ضامن مصنوعی
 حیرت طاری کرتا ہوا بولا

"کیوں بھی ایسا کیا ہوا"

"تمہارا مذاق اڑا رہا ہے وہ وہاں"۔۔۔

"کیا اس بندر کو میں ابھی بتاتی ہوں"۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلی، اور ضامن اندر آیا اس کہ اندر آتے ہی زل کا دل زور سے دھڑکا
 "سنا ہے آج آپ کا نکاح ہوا ہے"۔۔۔ اس کا روپ آنکھوں میں سمو تے وہ ذرا سا جھک کہ بولا

"جی بلکل ٹھیک سنا ہے"۔۔۔۔۔ وہ مسکراہٹ دباتے بولی

"بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔۔ کہتے ساتھ اس کا لرزتا ہاتھ تھا

"وہ تو میں ہمیشہ سے لگتی ہوں"۔۔۔

زل ایک ادا سے سر جھٹکتے ہوئے بولی تو وہ ہنس دیا،

www.urdu novelsmania.com

"نکاح مبارک ہو"۔۔۔ وہ اس کہ ہاتھ میں انگوٹھی پہناتے ہوئے بولا

"خیر مبارک"۔۔۔ شرماتے ہوئے بولی

"افف آپ شرماتی بھی ہیں"۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ دل پہ رکھ کہ ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تو وہ ہنس

پڑی۔۔۔ تبھی امل شور مچاتے ہوئے وہاں آئی

"ضامن بھائی کتنے جھوٹے ہیں آپ، اسنے کچھ نہیں کہا"
 "کبھی جو یہ صحیح ٹائم پہ ٹپکے"۔۔۔۔ وہ زل کو بول کہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"عجیب آدمی ہے یار"۔۔۔ اہل ہاتھ اٹھاتے ہوئے بڑبڑائی۔

انکے نکاح کو آج تیسرا دن تھا، فجر اور دانش کی آج مہندی تھی، احمد ہاؤس میں خوشیوں کی بہار آئی ہوئی تھی اس گھر کو روشنیوں سے منور کر دیا گیا تھا۔ چاروں طرف روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔ پھولوں سے کی گئی سجاوٹ دیکھنے لائق تھی۔ خوشبو کا چار۔ سوراخ تھا۔۔۔

سب کہ چہروں پر خوشی کی چمک تھی

زل فجر کو تیار کرنے بیٹھی ہوئی تھی تبھی فجر مہندی کا لباس پہنے وہاں آئی۔ لہنگا شرٹ ملٹی کلر کا تھا۔ مختلف رنگوں کا خوبصورت کنٹراسٹ تھا۔ کمر تک آتی شرٹ جسکی آستینیں پوری تھیں اور پیروں کو چھوتا لہنگا اس پر بے حد چمک رہا تھا۔

"اللہ آپ کی کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔" اہل اسے دیکھ کر خوشی سے بولی

پھر زل اسے تیار کرنے لگی

"پیارا سا تیار کرنا چڑیل نہ بنانا"۔۔۔ اہل نے کہا تو زل نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔۔

وہ مکمل تیار ہو چکی تو شیشے میں اپنا آپ دیکھ کہ حیران ہو گئی۔ اتنی سچ دھج کے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ امل اور زمل نے اس کے لیے تعریفی کلمات کہے تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

مہندی کا پروگرام زور و شور سے جاری تھا۔۔

سن نے مل کہ خوب انجوائے کیا تھا، ابھی بھی امل اور زمل ہاتھوں کو ابٹن سے رنگے سب کو رنگنے کہ بعد زاویار کہ پیچھے بھاگی تھیں،

اور انکو اپنی جانب آتے دیکھ کہ اسنے بھی دوڑ لگا دی تھی

"ضامن اپنی بیوی سنبھال یار"۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے لاؤنچ میں آیا، اور ضامن کو دیکھ کہ چلایا

"اوائے ضامن بھائی تو رہ گئے"۔۔۔ امل ہلکے سے بولی

پھر ایک دوسرے کو کچھ اشارے کرتیں ضامن کہ پاس آئیں

"بلکل نہیں سوچنا بھی مت"

وہ ان دونوں کو اپنی جانب آتے دیکھ کہ بولا

"یار لگو الیں نہ"۔۔۔ امل نے کہا

"ایک شرط پہ"۔۔۔

"کیسی شرط"۔۔۔ وہ دونوں ساتھ بولیں

"پھر زل مجھ سے لگوائے گی"۔۔۔ وہ آنکھوں میں شرارت لیے بولا

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔۔ امل نے حامی بھری

"کیا ٹھیک ہے ایس کچھ نہیں ہو رہا"۔۔۔ زل نے کہا تو ضامن نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے

حصار میں لیا اور امل نے ضامن کہ ساتھ ساتھ زل ہ بھی اپنا ہاتھ صاف کیا۔۔۔ وہ خود کو بچانے کی

کوشش کرتے ہوئے چلائی تو وہ سب قہقہہ لگا گئے۔۔



#تیرے۔ عشق۔ میں

#قسط۔ نمبر۔ 12 (آخری قسط)

#از۔ قلم۔ زمر۔ علی

گھر کا ماحول آج کل بڑا خوش گوار تھا....

اس لئے گھر میں ہر وقت رونک لگی رہتی تھی،

سارے رشتہ دار جمع تھے آخر کو اس خاندان میں شادی تھی..

کبھی گانے گائے جاتے، تو کبھی چائے کا شور اٹھتا.. بڑوں نے تو اپنی الگ ٹولی بنالی تھی..
ہر طرف باتوں کا شور... ہنسی مذاق..

ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے

فجر کی برات اور ہاشم کہ ولیعہ کا ساتھ ہی فکشن تھا

امل اور زمل دونوں نے گولڈن رنگ کا شرارہ پہن رکھا تھا.. البتہ دونوں کی شرٹس مختلف تھیں...

وہ سب لوگ ہال پہنچ چکے تھے اور کچھ ہی دیر میں برات بھی آگئی تھی..

ہر طرف رونق تھی، سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے..

امل اور زمل فجر کو اسٹیج تک لائیں تو فجر اسٹیج پے چڑھ رہی تھی.. اسی وقت دانش اٹھ کر اس تک آیا اور
اپنا ہاتھ آگے بڑھایا،

زل نے مسکراتے ہوئے فجر کا ہاتھ دانش کہ ہاتھ میں دیا..

کچھ دیر میں ہاشم اور زینب بھی آگئے تھے

لوگوں کی باتوں سے بچنے کیلئے وہ سب زیادہ تر مصروف ہی رہے..

مگر باتیں بنانے والے تو بناتے ہی ہیں، ہم کسی کو چپ نہیں کروا سکتے..

وہ چاروں اسٹیج پے موجود تھے اور دنیا جہاں کی نظریں ان پے تھیں، کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کون سی

جوڑی زیادہ خوبصورت ہے..

زل وہیں اسٹیج کی سائیڈ پہ کھڑی تھی جب ضامن وہاں آیا، گلہ کھنکھا کہ اسے اپنی جانب متوجہ کیا
 زل نے نظر اٹھا کہ دیکھا، بلیک کلر کی شیروانی میں وہ ہمیشہ سے زیادہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔
 "ایسے مت دیکھو نظر لگاؤ گی کیا"۔۔۔ ضامن اس کہ دیکھنے پہ بولا
 "اور میں کیسے دیکھ رہی ہوں"۔۔۔ وہ اسکی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی
 "پیار بھری نظروں سے"۔۔۔ وہ جھکتا ہوا بولا
 تو زل فوراً سائیڈ پہ ہو کہ بولتے ہوئے جانے لگی

"توبہ توبہ"۔۔۔

مگر پھر جاتے ہوئے پلٹی "ویسے پیار بھری نظروں سے نظر نہیں لگتی"۔۔۔ شرارت سے اسے آنکھ
 مار کہ کہا اور کھلکھلاتے ہوئے وہاں سے ہٹی۔۔۔
 تو ضامن بھی ہنس دیا۔۔۔
 ایسے ہی کچھ رسموں اور کھانے کے بعد رخصتی کا وقت ہوا تھا، جس پہ زل تو فجر کے گلے لگ کہ خوب روی
 تھی

مگر ازل نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔، اور زل کو بھی بار بار رونے پہ ڈانٹ رہی تھی۔۔۔
 بھی اسکا میک اپ خراب ہو جاتا تھا نہ۔۔۔۔۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ ہاشم کمرے کی طرف آیا تو وہ چاروں پہلے سے ہی اس کہ کمرے کہ باہر موجود تھے۔۔۔

"پیسے دیں ہاشم بجائی پیسے"۔۔۔۔ اہل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

"کس بات کہ پیسے"۔۔۔۔ وہ سمجھ نہ سکا

"ہاشم بجائی یہ بہنوں کا حق ہوتا ہے، نیک"۔۔۔۔ زمل منہ بسور کہ بولی

"اووووہ اچھا، مگر یہ رسم شادی پہ ہوتی ہے نہ کہ ولیسے پہ"۔۔۔۔

"شادی پہ بلایا تھا ہمیں"۔۔۔۔ زمل تڑخ کہ بولی، جبکہ باقی سب ہنسی ضبط کرنے لگے، پھر کافی دیر کی زور

آزمائی کہ بعد وہ سب اس سے چلیس ہزار نکٹوانے میں کامیاب ہوئے تھے

--

"زمل یا ر ایک کپ چائے بنا دو"۔۔۔۔ وہ چیلنج کر کہ آمی تو مبالغہ کی بپ بجی اور ضامن کا میسج موصول

ہوا

مسکرا کہ اچھا کہتی وہ چائے بنانے چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر میں وہ چائے کہ دو کپ لیے اس کہ کمرے میں گئی۔۔۔ ضامن بالکنی میں کھڑا تھا۔، کھٹکے کی آواز پہ

پلٹا تو پہلے زمل اور پھر اس کہ ہاتھ میں موجود دو کپ دیکھ کہ وہ دلکشی سے مسکرایا

"تھینکس"۔۔۔۔ وہ اس کہ ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے وہاں موجود میز پہ رکھ کہ بولا، تو زمل بھی مسکرائی

وہ اب اسکی کلانی کو پکڑ کر ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ اور آنکھوں میں نرمی و محبت لیے اس کی چوڑیوں

سے کھیلنے لگا چوڑیوں کی چھن چھن اس کے دل کے تار پھیڑ رہی تھی۔۔۔ اور زمل بے خود سی اسے

دیکھنے لگی

پھر گہری سانس لیتے وہ اسے دیکھتے ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔

"آج تو تم روتے ہوئے بلکل چڑیل لگ رہی تھی"۔۔۔ وہ اپنے ہونٹوں پر شرارتی مسکان سجائے

اس کے کان کے قریب ہو کہ بولا

وہ پہلے تو سرخ چہرہ لرزتی پلکیں لیے ہوئے تھی مگر اگلے ہی لمحے اس کی بازو کو پیچھے کرتے اس سے

دور ہوتے غصے سے اسے گھورنے لگی

"کیا ہوا"۔۔۔۔ وہ معصومیت سے بولا

"تم نے مجھے چڑیل بولا"۔۔۔۔ وہ غصے میں تھی

"نہیں میں نے اپنی بیوی کو چڑیل بولا ہے میری جان"۔۔۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔۔، ہیں کیا"۔۔۔ پہلے وہ اسکی بات پہ غور کیئے بنا بولی، اور جب غور کیا تو چیخ

اٹھی۔۔

اور صدامن پہ تھپڑوں اور مٹکوں کی برسات کرنے لگی، جبکہ وہ ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔

3 سال بعد۔۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں خوش اور مگن تھے،

دانش فہرکہ ساتھ اسلام آباد شفٹ ہو چکا تھا، انکی 2 سال کی بیٹی ماریہ خوب رونق لگائے رکھتی تھی،

فجر بظاہر دانش کہ ساتھ خوش تھی، مگر اس کہ دل کا ایک گوشہ آج بھی خالی و ویران تھا،
 بقول اس کہ دانش اسکی دوسری محبت تھا، مگر وہ اپنی پہلی محبت کی نشانیاں اس میں ڈھونڈتی رہتی
 تھی۔ ان نشانوں کو اس میں ناپا کر کبھی مایوس ہو جاتی تو کبھی اپنی ہی ذات کی دھجیاں بکھیر لیتی۔۔
 "لوگ کہتے ہیں ایک محبت کے بعد دوسری محبت ہو جاتی ہے مگر ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات ہم ایک
 ہی شخص کی پرچھائیں دوسرے میں ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں"

"زل میری بلیو شرٹ کہاں ہے"۔۔۔ ضامن لاؤنج میں زور زور سے بولا

"کبھی کچھ خود بھی ڈھونڈ لیا کرو"۔۔۔ آمنہ بیگم نے اسے ڈپٹا

"کیا امی آپ بھی"۔۔۔۔

"جاؤ بیٹا اسکی شرٹ ڈھونڈ دو"۔۔۔ زل کو وہاں آتے دیکھ کہ وہ بولیں۔۔۔ وہ جی کہتی کمرے کی طرف
 گئی

"یہ لو سامنے ہی پڑی تھی"۔۔۔ وہ وارڈروب میں سے شرٹ نکالتے ہوئے بولی

"تھینکیو"۔۔۔ وہ اس کا گال کھیچ کہ بولا، تو زل نے اسے کہنی ماری

"ویسے میں نہ ہوتی تو"۔۔۔۔۔ وہ گردن اکڑا کہ بولی

"توووووووووو"۔۔۔ ضامن مسکراتا ہوا اسکے کندھوں پہ اپنے بازو رکھتے ہوئے سوچنے کہ انداز

میں بولا

"تو کوئی تو ہوتی"۔۔۔ اس کہ جواب پہ زمل نے اس کہ بازو جھٹکے تو وہ ہنسنے لگا

"ارے یار تم کیسے نہ ہوتی، تم تو میری جان ہو"۔۔۔

اس کہ جواب پہ وہ مطمئن سی ہو کہ مسکرا دی

"اوائے بھوتنی اٹھو کتنا سوگی"۔۔۔۔۔ زاویا رمل کو جھنجھوڑ کہ بولا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں"۔۔۔۔۔ وہ نیند میں خلل پڑھنے پہ چیخی

"اٹھ کہ ناشتہ بناؤ بیوی"۔۔۔۔۔ وہ ایل-ای-ڈی آن کرتے ہوئے بولا، تو وہ پاؤں پٹختی ہوئی اٹھی
چھ مہینے پہلے ہی ان دونوں کی شادی زاویا رمل کی خواہش پہ ہوئی تھی، مگر ایل اسے سکون سے رہنے نہ
دیتی تھی

یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ شادی کہ بعد تک ٹام اور جیری بنے لڑتے رہتے تھے، مگر ایک دوسرے کہ
بغیر گزارا بھی نہ تھا

"زندگی عذاب کر دی ہے سونے مرنے بھی نہ دیا کرو"

"ناشتہ بنا دو پھر مرجانا"۔۔۔۔۔

اس کی بات پہ وہ واشر ورم جاتے جاتے پلٹی اور ایک کشن اس کہ منہ پہ دے مارا۔۔۔

تو وہ ہنسنے لگا۔

"زندگی تصویر بھی ہے اور تقدیر بھی،
فرق بس رنگوں کا ہوتا ہے
من چاہے رنگوں سے بنے تو تصویر،
اور انجانے رنگوں سے بنے تو تقدیر۔۔"

۔ ختم شد ۔

